Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

22 ربیع الثانی 1431 ہجری - 8 شہادت 1389 - 8 اپریل 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔

ترجمہ: ’’اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔‘‘ (سورہ ابراہیم:۸)

وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ (سورہ النمل:۴۱)

ترجمہ: ’’اور جو بھی شکر کرے تو اپنے نفس کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرا رب مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔‘‘

....قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (سورہ الاحقاف:۱۶)

ترجمہ: ’’....اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔‘‘

(مسلم کتاب الذھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

☆......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت، شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا نہ چھوڑ دے۔‘‘ (کنز العمال جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۱)

☆......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدمِ ذکر کفر (یعنی ناشکری) ہے جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔‘‘ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے تو یاد رکھو کہ عذاب سخت میں گرفتار ہوگے۔ اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اُسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنالیتا ہے۔ مگر مومن خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ا صفحہ ۹۹-۹۸)

’’یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت اور محنت کے دکھائی ہے وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۴-۹۵ جدید ایڈیشن رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۲۶)

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جارہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

احباب کرام ابھی سے اِس للٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کردیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں!

گزشتہ دنوں بھارت میں پے در پے کچھ اس قسم کے واقعات ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ دن بدن خطرات کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

☆...... ممبئی سے یہ آوازیں اُٹھیں کہ غیر مہاراشٹرین کو ممبئی میں رہنے کا حق نہیں ہے اور اُنہیں سرکاری نوکریاں وغیرہ نہ دی جائیں۔

☆...... پنجاب میں غیر پنجابیوں کے ساتھ مار پیٹ کی گئی

☆...... پنجاب میں ایک طبقہ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر بنا کر اُن کے ایک ہاتھ میں سگریٹ اور دوسرے میں شراب کا پیالہ دکھایا گیا۔

☆...... ماؤوادی ملک کے ایک بڑے حصہ میں اپنی حکومت جمائے بیٹھے ہیں اور حکومت کے اندر حکومت کی کارروائیاں کر رہے ہیں۔

☆...... کشمیر میں ایک عرصہ سے حالات خراب ہیں۔

☆...... پنجاب میں پھر سے پہلے سے بدامنی کے حالات بھی بنتے دکھائی دیتے ہیں۔

☆...... ہریانہ کی پنچائتیں حکومتی قوانین کو بالائے طاق رکھ کر اپنے من مانے فیصلوں پر عمل درآمد کر رہی ہیں اور یہ سلسلہ پہلے کی نسبت بڑھ گیا۔

☆...... عوام میں بھی یہ عادت ہوتی جا رہی ہے کہ ظلم کے کسی بھی واقعہ کو قانون کے سپرد کرنے کی بجائے وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر سزائیں دے رہے ہیں ایسے میں اگر بعض دفعہ موت بھی ہو جائے تو انہیں اس کی پرواہ نہیں اور پھر قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی ایسے مواقع پر بے بس نظر آتے ہیں اور لاقانونیت سے بھرپور ایک بھیڑ کو دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ جہاں چاہتی ہے توڑ پھوڑ کر رہی ہے تشدد کر رہی ہے اور ہر طرح کا نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس کے باوجود وہ نہ جانے کس حکمت عملی کے تحت خاموش تماشائی بنے رہتے ہے اور بھرپور نقصان کے بعد توڑ پھوڑ کے بعد مکمل املاک کی آتش زنی کے بعد ان خوفناک نظاروں کو دیکھ کر ایسے بیرکس میں چلے جاتے ہیں۔ یہ لاقانونیت صرف بازاروں اور سڑکوں میں ہی نہیں بلکہ کالجوں یونیورسٹیوں جیسے تعلیمی اداروں میں بھی ہوتی ہے جہاں سے تعلق رکھنے والے ایک زمانے میں ملک کے باوقار اور تعلیم یافتہ شہری سمجھے جاتے تھے۔

خوف وخطر سے بھرے ہوئے یہ تمام حالات جو دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں تمام ملک کے لئے خطرے کی گھنٹی کی طرح ہیں۔ ممبئی جیسی آوازوں سے جو ایک ایسے خاص طبقہ کی طرف سے اُٹھ رہی ہیں جو ایک وقت تک شمالی ہند کے ہندوؤں کے لئے بھی قابل عزت تھے لیکن ان آوازوں سے شمالی ہند کے ہندوؤں نے بھی بے زاری کا اظہار کیا ہے کیونکہ ایسی آوازیں یقیناً ملک کو توڑنے والی ہیں آج سے ساٹھ سال قبل ایک پاکستان مذہب کی بنیاد پر بنا تھا اور اب ایسی آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ خدانخواستہ ملک علاقائی طور پر ٹکڑے ہو رہا ہے۔

آخر یہ سب کیا ہے ہم کیوں اتنی تیزی سے ایک ایسے اندھے کنوئے میں گرنے کی تیاری کر رہے ہیں جو سراسر خطرات سے بھرا ہوا ہے ان حالات کو کیسے بدلا جا سکتا ہے۔ اگر گہرائی سے ان بدامنیوں کا جائزہ لیا جائے تو اس میں ایک ہی بات نظر آتی ہے کہ جب کسی عمل میں عدل وانصاف کا فقدان ہوگا تو ایسے حالات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے اور جب تک عدل وانصاف کا قیام نہیں ہوتا ہے حالات بڑھتے اور پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ اگر مہاراشٹر میں ایسی آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ یہاں سے غیر مہاراشٹرین کو نکل جانا چاہئے تو اگر یہ بات درست ہے کہ وہاں کی کچھ طاقتیں اس سے مہاراشٹر کے لوگوں کو اپنی طرف کر کے اس سے سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہیں تو اس موقع پر ہمیں وہ عوامل بھی تلاش کرنے ہوں گے جن کی وجہ سے ایسی آوازیں اُٹھتی ہیں اور پھر کچھ ایسی آوازوں کو ہائی جیک کرتے ہیں۔ اگر پنجاب میں بہار میں۔ تامل میں کشمیر میں ایسی آوازیں اُٹھتی ہیں تو پھر اس پس منظر کے تحت ان پر غور کرنا ہوگا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ عوام اب پہلے کی نسبت بڑھ کر قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بدامنی پھیلانے کا باعث بنتے ہیں تو اس میں بھی غور سے دیکھنا ہوگا کہ کیا قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اس تعلق میں انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا ہے۔ یا عوام نے اب یہ محسوس کر لیا ہے کہ اوّل تو انصاف ملتا ہی نہیں اور اگر ملتا تو اس قدر دیر ہو جاتی ہے کہ ایک نسل اپنی آنکھیں بند کر کے اس دنیا سے کوچ کر جاتی ہے۔ تب انہوں نے سوچا کہ

اِنذار

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دوستو ! جاگو کہ اَب پھر زلزلہ آنے کو ہے	پھر خُدا قُدرت کو اپنی جلد دِکھلانے کو ہے
وہ جو ماہِ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ	تم یقیں سمجھو کہ وہ اِک زَجر سمجھانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو ! کچھ کرو اِس کا علاج	آسماں اَے غافلو ! اب آگ برسانے کو ہے
کیوں نہ آویں زلزلے ، تقویٰ کی رہ گم ہوگئی	اِک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے
کس نے مانا مجھ کو ڈر کر، کس نے چھوڑا بُغض وکیں	زِندگی اپنی تو اُن سے گالیاں کھانے کو ہے
کافِر و دجاّل اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں	کون ایماں صدق اور اِخلاص سے لانے کو ہے
جس کو دیکھو بد گُمانی میں ہی حد سے بڑھ گیا	گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانے کو ہے
چھوڑتے ہیں دیں کو اور دُنیا سے کرتے ہیں پیار	سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہے
ہاتھ سے جاتا ہے دِل دیں کی مصیبت دیکھ کر	پر خدا کا ہاتھ اب اِس دِل کو ٹھہرانے کو ہے
اِس لئے اب غیرت اُس کی کچھ تمہیں دکھلائے گی	ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے
موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچھ مدد	ورنہ دیں اے دوستو ! اِک روز مر جانے کو ہے

یا تو اِک عالم تھا قرباں اُس پہ یا آئے یہ دن

ایک عبد العبد بھی اِس دیں کے جھٹلانے کو ہے

عدل وانصاف کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے اور جلد حاصل کرنے کیلئے وہ ان معاملات کو خود اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔ پس قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اور عدل وانصاف قائم کرنے والوں کو اس پہلو پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ ذرا غور کیجئے کہ کیا ایسے واقعات نہیں ہو رہے کہ ماؤوادی یا اس قسم کی دوسری تنظیمیں دن بدن مضبوط ہو رہی ہیں اور اس کے قیام پر قانون نافذ کرنے والے دن بدن کمزور پڑتے چلے جا رہے ہیں کیا آئے دن ہم یہ خبریں نہیں پڑھ رہے کہ تھانوں کو اسلحہ سمیت پولیس کے اہل کاروں کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ کیا ہم نہیں دیکھ رہے کہ باوجود بھاری چوکسی کہ بارودی سرنگیں بچھا کر ملک کے قیمتی املاک کا بے دردی سے نقصان کیا جا رہا ہے۔ اور اس بگاڑ میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جب یوں محسوس ہونے لگے کہ حکومت کمزور پڑتی جا رہی ہے جب یوں محسوس ہونے لگے کہ بدامنی پھیلانے والے حکومت سے جو چاہے منوانے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو پھر ایسے میں حکومت کو آنے والوں خطروں کو بھانپنا چاہئے۔

علاوہ اس کے مذہبی بنیادوں پُر خطرات دن بدن بڑھ رہے ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں ہندو مسلم جھگڑے عیسائیوں اور ملک کی اقلیتوں کے خلاف تشدد اور جھگڑوں نے بھی اب اپنی نوعیت بدل لی۔ قابل فکر بات یہ ہے کہ اب اقلیت میں اور کم تعداد اور کم وسائل والے لوگوں نے بھی تشدد کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے اور اس کیلئے گزشتہ سال ماہ مئی میں سکھوں کے ایک دلت طبقہ کی طرف سے ان کے ایک معزز لیڈر کو آسٹریلیا میں قتل کئے جانے کے خلاف جس رنگ میں متشدانہ پروٹسٹ کیا گیا اس نے پورے پنجاب کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس طرح حالیہ دنوں میں عیسائیوں نے ایسا پر تشدد احتجاج کیا کہ حکومت کو بٹالہ میں کرفیو لگا کر حالات کو قابو کرنا پڑا۔

ایسے تمام تر واقعات کی اصل وجہ یہ ہے کہ گزشتہ سالوں میں جب بھی ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں ان کے خلاف موثر رنگ میں اور جلد قدم نہیں اُٹھائے گئے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ عوام اب جلد ملنے والے انصاف سے مایوس ہو کر قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے لگے ہیں۔ اور اس کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ احتجاج کے جن طریقوں کو جائز قرار دیا گیا ہے جن میں ہڑتالیں دھرنے، اور پتلے وغیرہ شامل ہیں۔ یہ طریقے ایسے ہیں کہ بالعموم ان کی کوکھ سے تشدد پھوٹ پڑتا ہے اور پھر اگر ایک طرف انصاف نہ ہو اور دوسری طرف ایسے طریقوں کو جائز قرار دیا جائے جو تشدد کے عوامل اپنے ساتھ رکھتے ہوں تو پھر خود ہی سوچئے کہ تیل کو تو پس چنگاری کی ہی ضرورت ہے۔

آئندہ گفتگو میں ہم انشاء اللہ اس تعلق میں قرآن مجید کے حوالہ سے کچھ عرض کریں گے۔

(منیر احمد خادم)

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

خطبہ جمعہ

نورحاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے، اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے اور اس کا بہترین ذریعہ راتوں کی عبادت ہے، فرض نمازیں ہیں، دل کا تقویٰ ہے۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نورانی وجود کے حسن و جمال اور آپ کی مختلف دعاؤں کا دلنشیں اور اثر انگیز تذکرہ، جن میں اللہ تعالیٰ سے مزید نور اور برکت کی التجا کی گئی ہے۔

آنحضرتؐ سراپا نور تھے پھر بھی آپؐ یہ دعائیں کرتے تھے۔ اصل میں آپؐ یہ دعائیں ہمیں سکھا رہے ہیں کہ میری اُمّت کے لوگ، مومنین یہ دعائیں کریں اور سراپا نور بننے کی کوشش کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/جنوری 2010ء بمطابق 22/صلح 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ـ

آنحضرت ﷺ کے مقام اور کمال نور کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''...... (عقل اور جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت و لطافت ونورانیت پر واقعہ کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے)۔'' (براہین احمدیہ حصّہ سوم۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 195۔ حاشیہ نمبر 11) کہ عقلی لحاظ سے بھی اور باقی اخلاق کے لحاظ سے بھی آپ ﷺ اُس مقام پر واقع تھے جس کی کوئی انتہا نہیں اور ہر چیز، ہر اخلاق، ہر عمل جو تھا اس میں ایک نور بھرا ہوا تھا اور روشنی خود بخود نظر آتی تھی۔

قرآن کریم کے فرمان نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ (النور:36) نور فائض ہوا نور پر، کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''(یعنی جب کہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے سو ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا''۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 195۔ حاشیہ نمبر 11)۔ (نوروں کا مجموعہ بن گیا)۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ'' قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے''۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 196۔ حاشیہ نمبر 11)

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد:1 صفحہ 195-196 حاشیہ نمبر 11)

ایک جگہ نور اور سراج منیر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''آپؐ کا نام چراغ رکھنے میں ایک اور باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا۔ چاند سورج میں یہ بات نہیں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہو گا۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ ظلمت کی انتہا کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بعض صفات کی وجہ سے کسی انسان کو اپنی طرف سے علم اور معرفت دے کر بھیجتا ہے اور اس کے کلام میں تاثیر اور اس کی توجہ میں جذب رکھ دیتا ہے۔ اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ مگر وہ ان ہی کو جذب کرتے ہیں اور ان ہی پر ان کی تاثیرات اثر کرتی ہیں جو اس انتخاب کے لائق ہوتے ہیں۔ دیکھو آنحضرت ﷺ کا نام سِرَاجًا مُنِيْرًا ہے مگر ابو جہل نے کہاں قبول کیا؟'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 665 جدید ایڈیشن)

آج مَیں اللہ تعالیٰ کے اس نور اور روشن چراغ جو نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہے، کے مقام اور آپؐ کے ظاہری حسن کے بارہ میں کچھ احادیث پیش کروں گا۔ جن سے آپ کے ظاہری حسن کے نور کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح آپؐ کے مقام اور اپنی اُمّت کو نور سے حصہ دینے کے لئے بعض دعائیں جو آپ نے سکھائی ہیں ان کا ذکر کروں گا۔ خیال یہ تھا کہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی اس حوالے سے واقعات بیان ہوں لیکن یہ واقعات کافی ہیں اس لئے آج تو بیان نہیں ہو سکیں گے۔ آئندہ انشاء اللہ۔

انسان کامل جن کا نام محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! مَیں نے زمین و آسمان کو بھی تیری وجہ سے پیدا کیا ہے۔ اپنے نور ہونے کے بارے میں آپ ﷺ خود فرماتے ہیں۔ ایک روایت مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ کتاب الایمان میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ میرا نور ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الایمان بالقدر الفصل الثانی شرح حدیث نمبر 94 جلد اول صفحہ 270 حاشیہ مطبوعہ بیروت لبنان 2001ء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ابتداء سے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس انسان کامل کو دیا جانے والا نور وہ نور ہے جو نہ پہلوں میں کبھی کسی کو دیا گیا اور نہ بعد میں آنے والوں کو دیا جائے گا۔ وہ صرف اور صرف انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں ہو گا۔

آنحضرت ﷺ اپنی والدہ کی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے اندر سے ایک نور نکلا ہے۔ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 64 مسند عتبۃ بن عبدالسلمی حدیث نمبر 17798 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس دور دراز کے علاقوں تک اور بڑے بڑے محلات تک، بڑی بڑی حکومتوں تک آپ کے نور کے پھیلنے کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کو بھی دی تھی۔ جس والدہ نے اپنے بچے کی پیدائش بھی بیوگی کی حالت میں دیکھی اور خود بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت اپنے اس عظیم بچے کے بچپن کا پورا زمانہ بھی نہیں دیکھنا تھا، ان کو اللہ تعالیٰ نے تسلی کرا دی کہ باپ کے سائے سے محروم یہ بچہ محرومیت میں زندگی گزارنے والا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے نور نے تمام انسانیت کی روشنی کا ذریعہ بننا ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس عظمت اور شان سے آپ کی والدہ کی یہ رؤیا پوری ہو رہی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے خدوخال کے بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے حضرت حسن بن علیؓ نے کہا: مَیں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ سے نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک پوچھا اور وہ نبی ﷺ کا حلیہ خوب بیان کرتے تھے اور مَیں چاہتا تھا کہ وہ میرے سامنے بھی ان (خدوخال) کا کچھ ذکر کریں جس سے مَیں چمٹ جاؤں تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بارعب اور وجیہ شکل و صورت کے تھے۔ آپؐ کا چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا جیسے چودھویں کا چاند۔

(شمائل النبی ﷺ باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر 7 اردو ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

پھر آپ کے حسن اور خوبصورتی کے بارہ میں ایک روایت میں ہے۔ حضرت جابرؓ بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا۔ آپؐ سرخ جوڑے میں ملبوس تھے

(سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے)۔مَیں کبھی آپؐ کی طرف دیکھتا کبھی چاند کی طرف دیکھتا۔آپؐ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

(شمائل النبی ﷺ باب ما جاء فی خلق رسول الله ﷺ حدیث نمبر9 اردو ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن۔ربوہ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سفید رنگ تھے گویا کہ آپ کو چاندی سے بنایا گیا ہے۔

(شمائل النبی ﷺ باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر 11 اردو ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن۔ربوہ)

اسی طرح ایک روایت میں آپ کے حسن اور پُرنور چہرے کا یوں بیان ہوا ہے۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے والے دانت ریخدار تھے(یعنی دانتوں میں ہلکا ہلکا فاصلہ تھا)جب آپؐ کلام فرماتے تو سامنے کے دانتوں کے درمیان سے ایک نور ظاہر ہوتا تھا۔

(شمائل النبی ﷺ باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ حدیث نمبر 14 اردو ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن۔ربوہ)

پھر اپنوں کو ہی نہیں بلکہ آپ کا نور ہر سعید فطرت کو نظر آتا تھا۔ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہؓ بن سلام کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ مَیں بھی لوگوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کے لئے آیا۔جب مَیں نے غور سے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا تو مَیں جان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(سنن ترمذی کتاب القیامۃ والرقائق باب 107/42 حدیث2485)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا نام چراغ رکھا،اور چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہوتے ہیں۔دنیا نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنی زندگی میں ہی ہزاروں لاکھوں چراغ روشن کر دیئے اور آج تک یہ روشنی دنیا میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان روشنی پانے والوں،عبادت کرنے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کوخوشخبریاں بھی دی ہیں کہ وہ جنت کے وارث بنیں گے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:مَیں ان نور حاصل کرنے والوں کو پہچان لوں گا۔اس کی تفصیل ایک روایت میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عبدالرحمٰن بن جبیر کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوذرؓ اور حضرت ابودرداءؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اُمّتوں میں سے مَیں اپنی اُمّت کو پہچان لوں گا۔(صحابہؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیسے اپنی امت کو پہچان لیں گے؟ فرمایا کہ مَیں ان کو پہچان لوں گا کیونکہ ان کی کتاب ان کو دائیں ہاتھ میں دی جائے گی اور کثرت سجود کی وجہ سے ان کے چہروں کی علامتوں سے مَیں ان کو پہچان لوں گا اور مَیں انہیں ان کے نور کی وجہ سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے ہوگا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 275 مسند ابوالدرداء حدیث22083 مطبوعہ بیروت1998ء)

اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی نشانی بتائی ہے کہ نور ان کے آگے آگے چلے گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ سجدہ کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے یا مومنوں کے متعلق فرماتا ہے جن کے چہروں سے نور ظاہر ہوتا ہے کہ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح:30) یعنی تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔

پس چہروں کا یہ نور،کثرت سجود اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر دم تیار رہنے اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرنے کی وجہ سے انہی کے آگے آگے چلے گا جو اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں گے،جو عبادات کرنے والے ہوں گے۔

پس آنحضرت ﷺ نے اُمّت میں انہیں شامل فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں اور عبادت میں بھی طاق ہیں۔پس ایک احمدی کو اس مضمون کو اچھی طرح ذہن نشین کرنا چاہئے۔

عبادتوں کے معیار اونچے کرنے سے نور حاصل ہونے کے بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت بُریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی بشارت دے دے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلام حدیث561)

یعنی فجر اور عشاء کی نمازیں پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے والوں کو نور کی بشارت دے دے جو تکلیف کر کے آتے ہیں۔ایک جگہ تو فجر اور عشاء کی نماز نہ پڑھنے والوں کے بارہ میں بڑی سختی سے انذار بھی فرمایا ہوا ہے ۔ پس یہ ہیں وہ لوگ جو آنحضرت ﷺ کی پیروی میں آپ کے احکامات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے نور حاصل کرتے ہیں۔

پھر بخشش اور شفاعت کا مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ،آپ کے وجود کے ساتھ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ایک روایت میں اس کا یوں ذکر آیا ہے۔

حضرت عقبہؓ بن عامر جُہنی بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ اولین وآخرین کو جمع کرے گا اور ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور جب وہ فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مومنین کہیں گے کہ ہمارے ربّ نے ہمارے درمیان فیصلہ کر دیا ہے۔کون ہے جو ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے شفاعت کرے۔(یہ مومنین کا فیصلہ ہوا ہے اور مومنین پوچھ رہے ہیں۔کون ہے جو شفاعت کرے؟)۔پھر وہ کہیں گے کہ آدم کے پاس چلو کیونکہ اللہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے اور اس سے کلام کیا ہے۔وہ آدم کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ چلیں اور ہمارے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کریں تو آدم کہیں گے تم نوح کے پاس جاؤ۔پھر وہ نوح کے پاس آئیں گے تو وہ ان کو ابراہیم کے پاس بھیج دیں گے۔پھر وہ ابراہیم کے پاس آئیں گے تو وہ ان کو موسیٰ کے پاس جانے کا کہیں گے۔پھر وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے تو وہ ان کو عیسیٰ کی طرف راہنمائی کریں گے۔وہ عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو وہ ان سے کہیں گے مَیں تمہاری نبی اُمّی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر وہ میرے پاس آئیں گے پھر اللہ تعالیٰ مجھے اپنے حضور کھڑے ہونے کی اجازت دے گا۔ پھر میرے بیٹھنے کی جگہ سے ایسی خوشبودار ہوا اٹھے گی جسے کبھی کسی نے پہلے نہیں سونگھا ہوگا۔یہاں تک کہ مَیں اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوں گا۔پھر وہ مجھے شفاعت کی اجازت دے گا اور میرے سر کے بالوں سے لے کر میرے پاؤں کے ناخنوں تک نور بھر دے گا۔اُس وقت کافر ابلیس سے کہیں گے کہ مومنوں نے تو ایسے وجود کو ڈھونڈ لیا ہے جو ان کی شفاعت کرے۔پس تو بھی اٹھ اور اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا تھا۔آپ انے فرمایا کہ وہ اٹھے گا تو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے ایسی بدبودار ہوا آئے گی جسے کبھی کسی نے پہلے نہیں سونگھا ہوگا۔پھر اسے جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا۔اس وقت وہ کہے گا کہ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ۔(ابراہیم:23) اور شیطان کہے گا کہ جب یہ فیصلہ نپٹا دیا جائے گا کہ یقیناً اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا جبکہ مَیں ہمیشہ تم سے وعدہ کرتا تھا اور پھر مَیں خلاف ورزی کرتا رہا۔

(سنن الدارمی کتاب الرقاق باب فی الشفاعۃ حدیث2806)اور آج بھی یہ اس وعدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

پس یہ مقام ہے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء ﷺ کا کہ آپ کا نور سب انبیاء کے نوروں سے چمکتا ہوا ظاہر ہوگا اور شفاعت کا اذن صرف آپؐ کو دیا جائے گا۔پس ہزاروں ہزار دُرود و سلام ہوں ہمارے اس پیارے نبی پر جن کے ساتھ جڑنے سے دنیا بھی سنورتی ہے اور عاقبت بھی سنورتی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جب صبح ہو تو چاہئے کہ تم میں سے ہر کوئی یہ کہے ہم نے صبح کی اور اللہ کی سلطنت نے بھی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ہم نے اور تمام سلطنت نے اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے صبح کی۔اے اللہ!مَیں تجھ سے اس دن کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس کی فتح اور مدد کا طلب گار ہوں اور اس کا نور اور برکت اور ہدایت چاہتا ہوں اور اس میں جو شر پوشیدہ ہے اور جو شر اس کے بعد آنے والا ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔پھر جب شام ہو تو چاہئے کہ وہ یہی کلمات دوہرائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح۔حدیث نمبر 5084)

پس نور حاصل کرنے کے لئے،اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے،اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے اور اس کا بہترین ذریعہ جیسا کہ پہلی حدیث میں بیان ہوا ہے عبادات ہیں،راتوں کی عبادت ہے،دل کا تقویٰ ہے،دن کی فرض نمازیں ہیں۔

ایک روایت میں آنحضرت ﷺ نے نور کے حصول کے لئے اور آپ ﷺ کے نور سے فیض حاصل کرنے کے لئے،اللہ تعالیٰ کی وحدانیت دلوں میں قائم کرنے کے لئے کہ اس کے بغیر خدا کا نور نہیں ملتا،مومنوں کو

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از:اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

یہ نصیحت فرمائی۔

سہل بن معاذؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کی تلاوت کی وہ اس کے لئے اس کے پاؤں سے سرتک نور بن جائیں گی اور جس نے ساری سورۃ کی تلاوت کی تو وہ اس کے لئے آسمان وزمین کے درمیان نور بن جائے گی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 374 مسند معاذ بن انسؓ حدیث 15711 مطبوعہ بیروت 1998ء)

ایک حدیث میں دجّال کے فتنے (سے بچنے) کے لئے بھی سورۃ کہف کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات پڑھنے کی طرف آنحضرت ﷺ نے توجہ دلائی اور اس کی تلقین فرمائی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 890، 896 مسند ابو الدرداء عویمر حدیث نمبر 28066-28092 مطبوعہ بیروت لبنان 1998ء)۔ اور دجال کا فتنہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے انکار کا فتنہ ہے۔ پس آجکل یہ فتنہ زوروں پر ہے اور اس کے زوروں پر ہونے کی وجہ سے ان آیات کے پڑھنے کی طرف ہمیں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دجّال نے اپنے دجل سے جو مختلف قسم کے شرک پھیلائے ہوئے ہیں، ان سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور توحید کے قیام کے لئے عبادات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان آیات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے دلوں میں حقیقی توحید قائم کریں گے تو پھر اس نور سے حصہ لینے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ جس کے سب سے اعلیٰ اور اکمل فرد حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم تھے جو انسان کامل کہلائے۔ پس صرف آیات پڑھ کر یا آیات پڑھ لینے سے انسان نور سے حصہ نہیں لے گا بلکہ اس اُسوہ پر چلنے سے حصہ ملے گا جو توحید کے قیام کے لئے آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

پھر آپ نے اُمّت کو فتنوں اور فساد سے بچنے کے لئے، معاشرے کو خوبصورت بنانے اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اس نور سے منور کرنے کے لئے دعا سکھائی ہے۔

ایک روایت میں ذکر آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے لیکن آپ کا یہ کلمات سکھانا ہمیں تشہد سکھانے کی طرح نہ تھا۔ (کلمات یہ تھے) اے اللہ! ہمارے دل پر خیر جمع کر دے اور ہمارے درمیان صلح کے سامان مہیا فرما اور ہمیں سلامتی کی راہیں دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے اور نور کی طرف لے آ اور ہمیں بُری باتوں اور فتنوں سے بچا۔ خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے۔ اور اے ہمارے ربّ ہمارے کانوں، آنکھوں اور دلوں میں برکت دے اور بیویوں اور اولاد میں بھی برکت عطا فرما اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور اس کی تعریف کرنے والا اور اسے قبول کرنے والا بنا اور وہ نعمت ہم پر پوری کر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب التشہد حدیث 969)

اور سب سے بڑی نعمت ایک مومن کے لئے اس کے دین پر قائم رہنا ہے۔ اعمال صالحہ بجالانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اس کے حقوق ادا کرنا ہیں۔ اس کے لئے ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آپ نے ایک اور دعا سکھائی۔ طاؤس روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جب نبی ﷺ نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ تو ہی آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کو قائم رکھنے والا ہے۔ تعریف کے لائق صرف تُو ہی ہے۔ زمین وآسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کی بادشاہی تیری ہے۔ تعریف کا تُو ہی مستحق ہے۔ زمین وآسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کا نور تُو ہی ہے۔ اور تعریف کے لائق تُو ہی ہے۔ تو ہی آسمان وزمین کا مالک ہے اور تعریف کے لائق تُو ہی ہے۔ تُو برحق ہے اور تیرا وعدہ برحق ہے اور تیری ملاقات برحق ہے اور تیرا قول برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے اور انبیاء برحق ہیں اور محمد ابرحق ہیں اور قیامت کا ظہور پذیر ہونا برحق ہے۔ اے اللہ! مَیں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مجادلہ کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مَیں فیصلہ کا طالب ہوں۔ پس تُو مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں یا جو آئندہ سرزد ہوں گے اور وہ بھی جو مَیں نے پوشیدہ طور پر کئے ہیں اور جو اعلانیہ طور پر کئے ہیں۔ سب سے پہلے بھی تُو ہے اور سب سے آخر بھی تُو ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(بخاری۔ کتاب التہجد۔ باب التہجد باللیل حدیث نمبر 1120)

پس نفس کی پاکیزگی اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے شیطان سے ایک جنگ کرنی پڑتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا شیطان تو آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان ہو گیا ہے۔ جب آپؐ یہ دعائیں کرتے ہیں اور اس درد سے کرتے ہیں تو ایک عام مومن کو کس قدر درد کے ساتھ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے اور یہ دعائیں اور شیطان سے یہ جنگ، دعائیں کرنے کی یہ توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ملتی ہے۔ اور شیطان سے جو جنگ انسان نے کرنی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا حصول اس وقت ممکن ہے جب اس کے حضور جھکنے والا بنا جائے۔ جب اس کا حق ادا کیا جائے۔ اس کے نور کی تلاش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر ایک روایت میں ایک دعا اس طرح بیان ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو کوئی تکلیف اور کوئی غم پہنچا ہو تو وہ یہ کلمات کہے کہ اے اللہ! مَیں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ (ایک عام غلام کا ایک عورت کا بیٹا ہوں۔ یعنی ایک عام آدمی کا اور ایک عورت کا بیٹا ہوں۔) میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ (تُو ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔) تیرا حکم میرے بارہ میں چل رہا ہے اور میرے بارہ میں تیری قضاء وقدر انصاف پر مبنی ہے۔ (ظلم تو تُو بہرحال مجھ پر نہیں کرے گا۔ جو بھی تو کرے گا وہ میرے گناہوں کی سزا ہے، میرے اپنے اعمال کی سزا ہے۔ جزا ہے تو وہ بھی تیری باتیں ماننے کی وجہ سے اور تیرے فضل کی وجہ سے ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کبھی ظلم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مَیں ظلم نہیں کرتا۔ رحمت اللہ تعالیٰ کی وسیع ہے لیکن اللہ تعالیٰ کسی بندے پر ظلم کبھی نہیں کرتا۔ میرے بارہ میں تیری قضاء وقدر انصاف پر مبنی ہے)۔ مَیں تجھے تیرے ان تمام صفاتی ناموں کے ساتھ جن سے تو نے اپنے آپ کو یاد کیا ہے یا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے مانگتا ہوں یا جو تُو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے اس کے ساتھ مانگتا ہوں۔ یا جسے تُو نے اپنے علم غیب میں ترجیح دی ہوئی ہے اس کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا تو انسان کو علم نہیں۔ اس لئے اپنے علم غیب کے لحاظ سے جنہیں ترجیح دی ہے ان کے واسطہ سے بھی مانگتا ہوں) کہ تُو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میرے سینے کا نور بنا دے اور میرے غم و حزن کو بھگانے اور دور کرنے کا باعث بنا دے۔ جب وہ یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور حزن کو دور کر دے گا اور اس کی جگہ فرحت اور سرور رکھ دے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اس کو یاد نہ کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں ض جو بھی اسے سنے چاہئے کہ وہ اس کو یاد کرلے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 47 مسند عبداللہ بن مسعود حدیث 3712 مطبوعہ بیروت 1998ء)

جیسا کہ پہلے بھی میں ایک خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور قرآن کریم وہ نور ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان کے حملوں سے بچا جا سکتا ہے۔ پس اس دعا میں قرآن کریم کو بہار بنانے کا مطلب ہے کہ اسے پڑھنے، اس پر عمل کرنے، اس کو سمجھنے کی توفیق اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اور جب ہم اس دعا پر غور کرتے ہوئے قرآن کریم کو پڑھیں گے، سمجھنے کی کوشش کریں گے، عمل کریں گے تو ظاہر ہے جو بھی عمل ہو گا اس سے لازماً حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو رہی ہو گی اور حقوق اللہ بھی ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہو گی اور حقوق العباد بھی ادا کرنے کی طرف توجہ ہو رہی ہو گی اور کوشش ہو رہی ہو گی۔ عبادت کے معیار بڑھیں گے اور اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد: آیت 29) کا مضمون اپنی شان دکھاتے ہوئے اطمینان قلب کا باعث بنے گا۔ مشکلات سے نکالنے کا باعث بنے گا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رات کو جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے مَیں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! مَیں تیری اس رحمت خاص کا طلبگار ہوں۔ جس کے ذریعہ تُو میرے دل کو ہدایت عطا کر دے اور میرے کام بنا دے اور میرے پراگندہ کاموں کو سنوار دے اور میرے بچھڑے ہوؤں کو ملا دے۔ اور میرے تعلق رکھنے والے کو رفعت دے۔ تُو اپنی رحمت کے ذریعہ میرے عمل کو پاک کر دے اور مجھے رشد و ہدایت الہام کر اور جن چیزوں سے مجھے الفت ہے وہ مجھے مل جائیں۔ ہاں ایسی رحمت خاص جو مجھے ہر برائی سے بچالے۔ اور اے اللہ! مجھے ایسا دائمی ایمان وایقان بھی نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا۔

(اب آنحضرت ﷺ کا مقام دیکھیں فرماتے ہیں) اے اللہ مجھے ایسا دائمی ایمان وایقان بھی نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا۔ (یہ دعا ہمیں کس قدر کرنی چاہئے؟)۔ ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا و آخرت میں تیری کرامت کا شرف نصیب ہو جائے۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے ہر فیصلے میں کامیابی چاہتا ہوں اور شہیدوں کی سی مہمان نوازی اور سعادت مندی کی زندگی اور دشمنوں پر فتح ونصرت کا خواستگار ہوں۔ مولیٰ مَیں تو

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

اپنی حاجت لے کر تیرے در پر حاضر ہو گیا ہوں۔ اگر میری سوچ ناقص اور میری تدبیر کمزور بھی ہے تب بھی مَیں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے تمام معاملات کے فیصلے کرنے والے اور اے دلوں کو تسکین عطا کرنے والے! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح بپھرے سمندروں میں تُو انسان کو بچا لیتا ہے اسی طرح مجھے آگ کے عذاب سے بچا لے۔ ہلاکت کی آواز اور قبر کے فتنے سے مجھے پناہ دے اور اے میرے مولیٰ! جس دعا سے میری سوچ کوتاہ ہے (جہاں تک میری سوچ نہیں پہنچ سکتی) اور جس امر کے لئے مَیں نے دست سوال دراز نہیں کیا ہاں وہ خیر اور وہ بھلائی جس کی مَیں نیت بھی نہیں باندھ سکا۔ (نہ صرف یہ کہ دست سوال نہیں پھیلایا بلکہ نیت بھی نہیں باندھ سکا)۔ مگر تُو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ اس خیر کا وعدہ کر رکھا ہے یا اپنے بندوں میں سے کسی کو وہ خیر تو عطا کرنے والا ہے۔ تو ایسی ہر خیر کے لئے مَیں رغبت رکھتا ہوں۔ (مجھے بھی عطا فرما) اور اے سب جہانوں کے ربّ! مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مضبوط تعلق والے اور رشد و ہدایت کے مالک! مَیں قیامت کے روز تجھ سے امن کا خواہاں ہوں اور اس دائمی دور میں جنت چاہتا ہوں۔ تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرب بندوں کے ساتھ اور رکوع و سجود بجالانے والوں اور عہد پورا کرنے والوں کی معیت میں۔ یقیناً تو بہت رحم اور محبت کرنے والا ہے۔ (دیکھیں مَیں تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرب بندوں کے ساتھ، رکوع و سجود بجالانے والوں اور عہد پورا کرنے والوں کی معیت میں۔ پس عہد پورا کرنا بھی ایک بہت ضروری چیز ہے۔ یقیناً تو بہت رحم اور محبت کرنے والا ہے)۔ بے شک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ایسا ہدایت یافتہ راہنما بنا دے جو خود گمراہ ہونے والے ہوں نہ گمراہ کرنے والے بنیں۔ (نہ خود گمراہ ہوں نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے بنیں)۔ تیرے پیاروں اور دوستوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام ہوں۔

(اگر مسلمان بھی یہ دعا کریں اور اگر نیک نیتی سے دعا کی جائے تو ان کو اس زمانہ کے امام کو ماننے کی بھی توفیق ملے۔)

فرمایا اور تیرے دشمنوں کے لئے جنگ کا نشان، تیرے پیاروں اور دوستوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام ہوں اور تیرے دشمنوں کے لئے جنگ کا نشان۔ فرمایا ہم تیری محبت کے صدقے، تیرے ہر محبّ سے محبت کرنے والے اور تیری مخالفت اور دشمنی کرنے والوں سے تیری خاطر عداوت رکھنے والے ہوں۔ اے اللہ! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے جس کا قبول کرنا تیرے پر منحصر ہے۔ اے اللہ! بس یہی دعا ہماری سب محنت اور تدبیر ہے اور سب بھروسہ تیری ذات پر ہے۔ اے اللہ میرے لئے میرے دل میں نور پیدا کر دے۔ میری قبر کو بھی روشن کر دے۔ میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر دے۔ میرے بائیں بھی نور کر دے اور میرے اوپر بھی نور کر دے اور میرے نیچے بھی نور کر دے اور میری سماعت میں بھی نور بھر دے اور میری بصارت میں بھی نور بھر دے اور میرے بالوں میں بھی نور بھر دے اور میری جلد کو بھی نورانی کر دے اور میرے گوشت اور میرے خون میں بھی نور بھر دے اور میرے دماغ میں بھی نور بھر دے۔ اور میری ہڈیوں میں بھی نور بھر دے۔ اے اللہ میرے دل میں نور کی عظمت پیدا کر دے اور پھر مجھے وہ نور عطا کر۔ بس مجھے سراپا نور ہی نور بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی کا لباس زیب فرما کر عزت کے ساتھ متمکن ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کی پاکیزگی بیان کرنی مناسب نہیں۔ پاک ہے وہ صاحب فضل و نعمت وجود۔ پاک ہے وہ عزت و بزرگی کا مالک اور پاک ہے وہ جلال اور اکرام والا۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب 30 حدیث 3419)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا کو سمجھ کر کرنے اور اس کا فیض پانے والا بنائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے اس نور سے فیض پانے والے ہوں جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے۔ آپ سراپا نور تھے لیکن پھر بھی کس درد کے ساتھ یہ دعائیں کرتے تھے۔ یہ دعائیں اصل میں آپؐ ہمیں سکھا رہے ہیں کہ میری اُمّت کے لوگ، مومنین یہ دعائیں کریں اور سراپا نور بننے کی کوشش کریں۔ میرے اسوہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ مخلوق کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنے متبعین کو بھی اس نُور سے منور کرنے کے لئے بے چین تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر بجالانے والے ہوں اور اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیار کو سب پر مقدم رکھتے ہوئے آپ کی اپنی اُمّت کے لئے نیک خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں۔ آپ نے امت سے جو امیدیں وابستہ رکھیں ان کو پورا کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس نورٌ علیٰ نور سے فیض پاتے ہوئے امت ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ا کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہاء نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں''۔ (الحکم مؤرخہ 28 فروری 1903ء جلد:7 شمارہ:8 صفحہ 7 کالم نمبر 1)

اور یہ حقدار کون ہیں؟ وہ جو حقوق اللہ بجالانے والے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے سینے بھی اس نور کو جذب کرنے والے ہوں جو آنحضرت ﷺ کے سینے سے نکل رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ کے خطوط آپ کی رائے: ......

بچوں کے امتحانات اور ''آئی پی ایل'' IPL

نئے سال کیلئے مزید دو ٹیمیں پونے اور کوچی شامل

370 ملین ڈالر کی قیمت کے ساتھ پونے ٹیم کے حقوق حاصل

دور حاضر میں جبکہ علم کے ذریعہ سائنس، ٹیکنالوجی اور دیگر مختلف علمی شعبہ جات میں سابقت کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ایسےمیں والدین اپنے بچوں کیلئے ہر سال اچھے کالجوں میں داخلہ حاصل کرنے کیلئے اِدھر اُدھر تگ و دو کرتے رہتے ہیں اور ہر ماں باپ کی یہ خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ اُن کے بچے علم کے میدان میں آگے بڑھیں اور ڈاکٹر۔ انجینئر۔ لیکچرار، پائلٹ یا پولیس آفیسر وغیرہ بنیں۔ ماں باپ اپنے بچوں سے بہت سی اُمیدیں وابستہ رکھتے ہیں اور کبھی کبھی کچھ والدین اس کا اظہار بچوں سے بھی کرتے ہیں۔ ایسے میں بعض بچے دل میں اپنے والدین کے تئیں احساسات و جذبات کو لیکر فکرمند ہوتے ہیں۔ اِدھر نصاب کا یہ حال ہے کہ کتابوں کا بستہ اُٹھانا بچوں کو مشکل ہو جاتا ہے اور اگر ٹھیک امتحان کے سیزن میں ہی آئی پی ایل کے میچز شروع ہوں تو اس کا بچوں کی تیاری میں کتنا فرق پڑ سکتا ہے۔ اس سے سبھی بخوبی واقف ہیں۔

خاص کر میٹرک (دسویں) انٹرمیڈیٹ (بارھویں) اور بی اے کی تینوں کلاسوں کے امتحانات انہی دنوں میں شروع ہوتے ہیں اور بہت سے بچے انٹرنس کی تیاری میں بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ابھی ایک ماہ قبل ملک کے مختلف شہروں قصبوں گاؤں میں طلباء کے خودکشی کے کئی واقعات رونما ہوئے ہیں اُن میں کچھ واقعات صرف پڑھائی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ بچوں سے اتنا بوجھ برداشت نہیں ہوتا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ کبھی بچوں کو اساتذہ کوستے ہیں تو کبھی والدین۔ بچے پر پہلے ہی کافی بوجھ ہوتا ہے۔ وہ دل ہی دل میں سوچتا رہتا ہے وہ پریشان ہو جاتا ہے کہ کروں تو کیا کروں۔ یہاں تک کہ کبھی کبھار بچہ غلط قدم اُٹھاتا ہے جو کہ جائز طریق نہیں ہے۔

یہاں ضمناً یہ بات بھی بیان کرنی ضروری ہے کہ بعض والدین اپنی غربت کی وجہ سے بچوں کی ٹیوشن وغیرہ کی سہولت مہیا نہیں کرا پاتے ہیں ویسے بھی اکثر گورنمنٹ سکولوں میں پڑھائی کے معیار زیادہ اچھے نہیں ہیں بلکہ بعض پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بھی اب یہ رجحان بہت بڑھ گیا ہے کہ اساتذہ طلباء کو گھر میں آکر ٹیوشن پڑھنے کیلئے مجبور کرتے ہیں کیونکہ جو طلباء استاد کے گھر ٹیوشن پڑھنے نہیں جاتے ہیں وہ کلاس میں اُستاد کے سلوک سے اس کمی کا احساس کرتے ہیں۔ اب تو تعلیم تجارت بن گئی ہے۔ غریب غرباء کے لئے تعلیم حاصل کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔

اس کے علاوہ بھی ہمارے ملک کے بچوں کو بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گھریلو حالات کے ساتھ ساتھ ملکی حالات جیسے ہمارے ملک میں میڈیا نے بہت ترقی کی ہے بے شمار چینل اس وقت نئے دلچسپ اور مزاحیہ پروگرام نشر کرتے رہتے ہیں اس کے ساتھ مغربی طرز پر ناچ گانے ڈانس ڈرامے اور دیگر غیر شائستہ پروگرام بھی نشر ہوتے رہتے ہیں جس کا یقیناً ہماری تہذیب پر اور بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اب سونے پر سہاگہ یہ کہ ۴۲ دن تک آئی پی ایل جاری رہے گا، پروگرام کے مطابق دن میں دو میچ ہو رہے ہیں، اب تک اس عالمی ٹورنامنٹ میں صرف آٹھ ٹیمیں تھیں لیکن اس کی مقبولیت کے پیش نظر مزید دو ٹیموں کا اضافہ ہوگا اخبار کے مطابق ۲۰۱۱ء کیلئے انڈین پریمیر لیگ میں شامل ہونے والی دو ٹیموں کو نیلامی کے ایک سخت مقابلے کے بعد خرید لیا گیا ہے۔ اب ان ٹیموں کی تعداد دس ہو جائے گی۔ سہارا انڈیا نے پونے کی ٹیم کو 370 ملین ڈالر یعنی 1702 کروڑ روپے کی قیمت کے ساتھ ٹیم کے مالکان حقوق حاصل کئے جبکہ کوچی کی ٹیم کنسورٹیم آف اینڈیزوس اسپورٹس نے 333-33 ملین ڈالر یعنی 1533-32 کروڑ روپے میں کیرل (کوچی) ٹیم کے مالکان حقوق حاصل کئے۔ غرض یہ کہ اب آئندہ مزید اس کے اوقات بڑھائے جائیں گے اور یہ اب تقریباً دو مہینوں پر محیط ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بے شمار دولت کمائی جاتی ہے اور اربوں روپے کی کمائی ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کو ٹیکس کا کافی فائدہ ہوتا ہے۔ کھلاڑیوں کی بولی لگائی جاتی ہے۔ ایک ایک کھلاڑی کو کئی کئی کروڑ میں خریدا جاتا ہے۔ خود آئی پی ایل کے عہدیداران کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے لہٰذا بچوں کی پڑھائی کی فکر کس کو ہوگی۔ اس سلسلے میں سبھی خاموش ہیں۔ قوم اور ملک کی امانت یہ طلباء جو مستقبل کی ضمانت ہیں۔ جنہوں نے قوم کی باگ دوڑ سنبھالی ہے، اُن کی کسی کو فکر نہیں سوائے والدین کے۔ اس کے ساتھ ہمارے ملک کی جو تہذیب و تمدن تھا اُس پر بھی اثر پڑتا ہے ان میچوں کیلئے باہر سے خصوصی طور پر چیئر گرلز (رقاصائیں) منگوائی گئیں ہیں جو کہ ہر شارٹ پر ناچتی ہیں جن کے جسم پر پورا لباس بھی نہیں ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہی کھلاڑی جب بین الاقوامی میچوں میں ملک کی طرف سے حصہ لیتے ہیں وہاں اس قسم کا جوہر نہیں دکھاتے ہیں۔ چونکہ یہاں رقم بڑھ چڑھ کے ملتی ہے اس لئے زخم بھی آئے تو پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

لہٰذا محبان وطن اور والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ان حالات میں ان بد اثرات سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں تا کہ مستقبل میں یہ بچے قوم و ملک اور اپنے خاندان کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ اور قوم کا نام روشن کر سکیں۔

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی ہے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

(محمد یوسف انور، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

توہین رسالت کی سزا موت؟

(مکرم محمد ظفر اللہ صاحب Pacatello Idaho)

شنید ہے کہ پاکستان میں سپریم کورٹ نے شرعی عدالت کے اس فیصلہ کی توثیق کردی ہے کہ توہین رسالت کی سزا صرف موت ہے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کے حال پر رحم کرے۔اس فیصلے کی رو سے گویا اب پاکستان میں کسی کی بھی جان محفوظ نہیں ہے۔سب سے پہلے تو اس فیصلے کی زد میں احمدی آئیں گے جو ملاؤں کی نظر میں ختم رسالت کے منکر ہیں لہٰذا توہین رسالت کے مرتکب ہوئے۔پھر شیعہ آئیں گے کہ وہ حضرت علیؓ کو نبوت کے اصل حقدار گردانتے ہیں۔اور پھر اس کے بعد غیر مسلم آئیں گے کہ وہ تو آنحضرت ﷺ کو سرے سے مانتے ہی نہیں۔

دوسری طرف، پاکستانی فرقہ بازی میں وہ لوگ ہیں جو آنحضرتؐ کو نور نہیں مانتے اور گویا توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔انہی میں اہل حدیث ہیں کہ جن کے بعض ملّا اپنا ناپاک اور غلیظ ہاتھ اٹھا کر کہتے ہیں کہ لوگو دیکھو ایسا ہی ہاتھ تھا آنحضرتؐ کا۔(کوئی ان سے پوچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے، تمہارا ہاتھ ان کے پاکیزہ ہاتھ جیسا کیونکر ہوا؟)

الغرض اگر گنانے بیٹھوں تو بہت کم لوگ ہیں پاکستان میں جن کو توہین رسالت سے پاک سمجھا جاسکتا ہے۔یہاں کلیۃً یہ بنتا نظر آتا ہے کہ مختلف فرقوں کے علماء نے دوسرے فرقوں کے کفر کے فتوے دے رکھے ہیں، اور عمومی اصطلاح میں کفر کے معنے اسلام کے کفر سے لئے جاتے ہیں۔ظاہر ہے کہ اسلام کا کفر گویا رسول پاک ﷺ کا انکار ہوا اور اس مفروضہ انکار کو توہین میں بدلتے ذرا بھی دیر نہیں لگتی۔اللہ تعالیٰ ان حضرات پر رحم کرے۔یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولویوں اور ججوں نے تو اپنی سی کرلی۔مگر خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کی توہین کی کیا سزا مقرر کی اور رسول کا اپنی توہین پر کیا ردّ عمل تھا؟

قرآن کریم میں ایک تو عمومی قاعدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب بھی کوئی خدا تعالیٰ کا فرستادہ پیغام حق لاتا ہے تو کم علم اور کم فہم لوگ اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں۔اور اس کی کہیں بھی کوئی دنیاوی سزا قرآن میں مقرر نہیں ہوئی۔سوائے اس کے کہ اس نبی کے مخالفوں کو اللہ تعالیٰ خود سزا دیتا ہے اور ان کو ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑتی ہے۔

دوسرے ایک خصوصی اہانت کا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم کی سورۃ المنافقون آیت ۹ میں یوں ذکر فرماتا ہے:

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

یعنی وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے، اسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے، اس میں سے (یعنی مدینہ میں سے) نکال باہر کرے گا۔حالانکہ عزت تمام تر اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور مومنوں کی لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔

تو یہ کہنے کی کیا سزا تجویز فرمائی اللہ تعالیٰ نے؟ ان منافقوں کی اولاد میں سے ایسے مومن پیدا فرمائیے جو کہ ان کی منافقت اور ان کی بدتمیزی پر نفرین بھیجتے تھے۔کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ جو لوگ ایسا کہتے ہیں، ان کو قتل کردو۔منافقوں کیلئے دردناک عذاب کی وعید ہے، ان سے ہوشیار رہنے کا اور ان کی حرکتوں کا سختی سے نوٹس لینے کا حکم ہے لیکن قتل کرنے کا حکم نہیں دیا۔

دوسری طرف سورۃ المجادلہ آیت ۲۲ میں فرمادیا کہ:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

اللہ نے لکھ رکھا ہے (یعنی مقدر کردیا ہے) کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔یعنی اللہ اور اس کے رسولوں کی ہمیشہ جیت ہوگی۔

اب ذرا آنحضرت ﷺ کا کردار ملاحظہ کیجئے۔جب حضور ﷺ اسلام کی تبلیغ کیلئے، طائف تشریف لے گئے تو حضور کے ساتھ جو سلوک ہوا۔اس سے سب مسلمان واقف ہیں۔لیکن جب اللہ کے فرشتے نے طائف کو تباہ کرنے کی پیش کش کی تو رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ان ہی کی پشت سے موحد پیدا ہوں گے۔اللہ اللہ، زخموں سے چور تھے، پر رحمت سے بھرپور تھے، یہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

ادھر مدینہ میں جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے اور اس کے منافق ساتھیوں نے جو ہتک آمیز باتیں کیں ان پر بعض اوقات جو شیلے مسلمانوں نے چاہا کہ منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول کو قتل کردیں۔مگر آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی۔قربان جاؤں اس گنجینہ رحمت پر کہ اسی عبداللہ بن ابی ابن سلول کی نماز جنازہ بھی پڑھادی جس نے آنحضرتؐ کی مدنی زندگی کو گوں ناگوں مسائل سے بھرنے کی کوشش کی تھی۔

صلح حدیبیہ کے موقعے پر بھی آنحضرت ﷺ نے کفار مکہ کے ہتک آمیز سلوک پر مسلمانوں کو قتال سے باز رہنے کی تلقین کرکے گویا اس بات پر مہر ثبت فرمادی کہ اگر کوئی لاعلمی میں یا شرارت سے ہمارے آقا کو وہ مقام نہیں دیتا جو حضور کا حق ہے تو اس پر اشتعال میں نہیں آنا چاہئے۔لیکن، جب یہ شبہ ہوا کہ مسلمانوں کے قاصد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا تو آنحضرتؐ نے تادیبی کارروائی کے لئے بیعت رضوان لی۔یہ گویا ہم مسلمانوں کیلئے سبق تھا کہ اپنوں کی حفاظت کیلئے یا ان کے خون کا بدلہ لینے کیلئے اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہ کرو۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی گویا قرآن کی تفسیر تھی اور معاملات میں ہمیشہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۷ کے اس حصہ کو پیش نظر رکھا کہ: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔یقیناً ہدایت گمراہی سے نمایاں ہو چکی ہے۔

میرا یہ بھی خیال ہے کہ توہین پر اشتعال میں وہ آتا ہے جسے پتہ ہو کہ اس کے پاس اشتعال میں آکر اپنی ہتک کا بدلہ لینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔آنحضرت ﷺ کو تو علم تھا کہ آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہے اور ہمیشہ رہے گا اسی لئے آپ اپنی ہتک پر نہ صرف مشتعل نہ ہوتے تھے بلکہ اپنے صحابہؓ کو بھی اشتعال سے باز رکھتے تھے۔ہاں حق بات کہنے اور کہلوانے سے ہمارے آقا ﷺ بھی باز نہ رہے۔

غزوۂ احد کی وقتی ہزیمت کے موقعے پر جب کفار کی طرف سے مختلف لوگوں کی شہادت کے بے بنیاد دعوے کئے گئے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم حضور کی ہدایت پر خاموش رہے کہ جواب دینے پر کفار کی یلغار کا اندیشہ تھا۔پر جب کفار کی طرف سے اعل ھبل (یعنی ھبل کی جے) کا نعرہ لگا تو ہمارے آقا ﷺ نے بے چین ہو کر فرمایا کہ کہتے کیوں نہیں اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ (یعنی بت ھبل اللہ اعلیٰ ہے اور بزرگ) اس میں جہاں آنحضرت ﷺ کی خدا تعالیٰ کیلئے غیرت کا پتہ چلتا ہے وہیں ہمارے لئے یہ سبق بھی ہے کہ دشمن جس طرح وار کرے جواب بھی اسی طرح دو لیکن یہ سب اپنی ذات کیلئے نہ ہو محض اللہ کے لئے ہو یعنی جس انداز سے دشمن وار کرے جواب بھی تقریباً اسی انداز سے دو اور محض خدا کی خاطر (جب اسلام اور مسلمانوں پر تلوار سے حملہ ہوا، جواب تلوار دلوایا اور جب اسلام کے خلاف نعرے لگے تب جواب میں نعرے لگائے) اس سے میں یہ اخذ کرتا ہوں کہ اگر کوئی دشمن اسلام پر یا آنحضرت ﷺ پر تقریراً یا تحریراً اعتراض کرے تو اس کا تردیدی یا توضیحی جواب بھی اسی انداز میں دینا چاہئے۔یہ نہیں کہ جب کسی نے جہالت یا شرارت سے بکواس کی تو اس پہ ڈنڈا لے کر پل پڑے اور غیروں کے اخباروں میں سرخیاں لگوا لیں کہ مسلمان تو سارے دہشت گرد ہوتے ہیں۔

بعض حضرات غزوات اور سریہ کے پیش نظر جبر اور جنگ وجدل کو روا سمجھتے ہیں اور ان سے استنباط کرتے ہوئے دین میں جبر کو جائز گردانتے ہیں۔ان سے گزارش ہے کہ آنحضرتؐ کی جنگیں یاد دفاع کے لئے تھیں یا ایسے مسلمانوں کو آزاد کروانے کیلئے تھیں جو کہ مشکل حالات میں محصور تھے یا تادیب کیلئے تھیں۔

آج کے زمانے میں بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نے بھرپور غصے کا اظہار نہ کیا اور توڑ پھوڑ اور تشدد کا مظاہرہ نہ کیا تو ہم کمزور یا اسلامی حمیت سے عاری جانے جائیں گے۔حالانکہ صورت حال اس کے قطعی برعکس ہے۔حضرت عمرؓ کی طبیعت میں جوش تھا اور آپؓ جلدی مشتعل ہو جایا کرتے تھے لیکن آنحضرتؐ کے زیر سایہ ہونے کی وجہ سے آپؓ نے کبھی اپنی طبعی تندی کا حد سے بڑھا ہوا عملی مظاہرہ نہ کیا۔میری ناچیز رائے میں جو شیلے مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کی مثال کو سامنے رکھ لینا چاہئے۔اور یہ ذہن میں راسخ کر لینا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ گو ہم میں جسمانی طور پر موجود نہیں لیکن آپ کی قوت قدسی ہم پر اب بھی سایہ فگن ہے۔اور یہ کہ جو بھی شرارت اور دلآزار باتوں کے مقابل پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عمرؓ کی طرح عقل اور استقلال سے نوازے گا۔

اور پھر وہی حضرت ابوبکرؓ والی بات کہ محمدؐ تو وفات پا گئے لیکن ہمارا خدا زندہ ہے۔اگر ہمیں اپنے خدا پر بھروسہ ہے تو ہمیں یقین ہونا چاہئے کہ آنحضرتؐ کی اہانت کرکے کوئی بھی خدائی عذاب سے نہیں بچ سکتا اور اگر آج کوئی بچتا ہوا نظر آتا ہے تو یا تو وہ خود ایمان لے آئے گا یا اس کی اولاد میں مومن پیدا ہوں گے۔کم از کم قرآن کریم سے آنحضرتؐ کی بعثت کے بعد سے تو یہی خدائی سنت نظر آتی ہے۔آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین بنا کر جو بھیجا ہے۔تو اس کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کا سلوک بنی نوع انسان کے ساتھ خاصا نرم ہو گیا ہے۔

آخر میں یہ بھی عرض کردوں کہ دلوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔اس لئے اگر کسی کی باتوں یا عقیدہ سے یہ احساس ہو کہ وہ اہانت رسول کا مرتکب ہو رہا ہے تو اگر وہ خود کو مسلمان کہتا ہے تو استغفار کرنا چاہئے اور اس کے لئے دعا کرنی چاہئے اور اگر وہ غیر مسلم ہے تو اس کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اگر اس نے شرارت سے ایسا عقیدہ اختیار کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق ایسا انتظام فرمائے گا کہ اسے ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑے گی۔

(بشکریہ۔النور امریکہ۔جولائی اگست، 2009ء)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — کاشف جیولرز

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

بھارت کی مختلف جماعتوں میں
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ فروری کو یوم میلاد النبیؐ کے موقعہ پر بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جماعتی روایات کے مطابق شاندار رنگ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جس میں کثیر تعداد میں مرد وزن اور بچوں نے شرکت کی۔ مقررین نے جلسوں میں اس کورسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ جلسوں کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور آنخضرتؐ کی شان اقدس میں منظوم کلام پڑھے گئے۔ اسی طرح دوران جلسہ بھی نعتیں پڑھی گئیں۔ جلسوں کا اختتام دعا سے ہوا۔ اکثر جگہوں میں حاضرین کی ضیافت اور شیرینی تقسیم کی گئی جلسوں کے انعقاد کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر موصول ہوئیں ہیں جنہیں نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے اور پروگراموں میں حصہ لینے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔

بھونیشور (اڑیسہ): مکرم سید خالد احمد امیر جماعت کی زیر صدارت بعد نماز عشاء جلسہ ہوا جس میں مکرم سید نیر احمد۔ مکرم منیر خان صاحب، مکرم شیخ عبد الحکیم صاحب اور مکرم فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بنگلور (کرناٹک): مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت مسجد ولسن گارڈن میں بعد نماز عصر جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد عظمۃ اللہ صاحب۔ مکرم نور الحق صاحب شاہد مبلغ سلسلہ بنگلور۔ مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب استاد قائد مجلس، مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم شارق احمد صاحب، مکرم وجی اللہ صاحب، مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اطفال کے پروگرام میں عزیزان افضال احمد عدیل احمد حزقیل احمد نے تقریر اور نظم میں حصہ لیا۔

تارا کوٹ (اڑیسہ): مکرم شیخ علاؤ الدین مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت بعد نماز عشاء جلسہ ہوا۔ جلسہ میں چار تقاریر ہوئیں جسے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ دور دور تک سنا گیا۔

اودے پور کٹیا (یوپی): مسجد احمدیہ میں مکرم محمد سعادت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شریف خان صاحب۔ مکرم کلیم خان صاحب معلم سلسلہ، مکرم طاہر خان صاحب۔ مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

دھواں ساھی (اڑیسہ): ۲۸ فروری کو بعد نماز مغرب جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی محمد قیوم صاحب معلم۔ مکرم کمال الدین خان معلم۔ مکرم مولوی مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

ریل ماجرا (پنجاب): زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ مکرم عبد الرشید صاحب معلم نے تقریر کی۔

ملاھڑی (پنجاب): ۲۸ فروری کو مکرم نذیر محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم فاروق احمد صاحب معلم، مکرم جاوید اقبال راشد صاحب نے تقریر کی۔

جاگو (پنجاب): بعد نماز مغرب مکرم نیک خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا مکرم فاروق احمد صاحب معلم۔ مکرم جاوید اقبال صاحب راشد معلم نے تقریر کی۔

پڈیالہ (پنجاب): مکرم سادھو خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا، مکرم وسیم احمد صاحب ندیم معلم اور صدر جلسہ نے تقریر کی مضافات سے بھی افراد جماعت شامل ہوئے۔

بھرا مپور (پنجاب): زیر صدارت مکرم دلدار خان صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم رفیق محمد معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

شمس پور (پنجاب): ۲۸ فروری کو بعد نماز عشاء مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم جاوید اقبال صاحب معلم نے تقریر کی۔

روڑکی ھیران (پنجاب): مکرم جمیل خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مبشر احمد ندیم معلم تقریر کی۔

بڑوا (پنجاب): مکرم پھومن شاہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم غفور حسین صاحب نے تقریر کی۔

بسئی (پنجاب): جماعت احمدیہ بسئی میں پہلی بار جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد ہوا جس میں مکرم غفور حسین صاحب نے تقریر کی۔

سرھند (پنجاب): ۷ مارچ کو مکرم سید خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم نزیر احمد صاحب مشتاق انچارج مبلغ پنجاب اور مکرم سجاد خان صاحب معلم نے تقریر کی۔

جھنڈیاں (پنجاب): مکرم شریف خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم شیخ صباح الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ دار التبلیغ پر چراغاں بھی کیا گیا۔

بھاگلپور (بہار): ۲۸ فروری کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مسعود عالم صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں عزیز شمائل احمد، مکرم فرقان احمد صاحب، مکرم بلال احمد صاحب معلم، مکرم سید عبد العزیز صاحب معلم مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

پکھوکلاں (پنجاب): ۲۸ فروری کو بعد نماز عشاء مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم حافظ انور صاحب معلم اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

بھدرواہ (کشمیر): ۲۷ فروری کو جماعت احمدیہ بھدرواہ نے جلسہ کیا۔ جس میں مکرم شریف احمد صاحب منڈاشی اور مکرم محمد حمید اللہ صاحب حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

چنتہ کنٹہ (آندھرا)OB: بعد نماز عشاء مسجد فضل عمر میں مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب زونل امیر وارنگل کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سمیر احمد صاحب، مکرم ایم اے زین العابدین صاحب معلم، مکرم محمود احمد صاحب بابو قائمقام صدر جماعت، مکرم محمد طاہر صاحب نائب ناظم مال (مہمان خصوصی) اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

دھری رلیوٹ (جموں): مکرم مولوی عبد المنان صاحب عاجز معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ماسٹر محمد اشرف صاحب، مکرم شوکت علی صاحب مبلغ، مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب نے تقریر کی۔ لجنہ اماء اللہ نے ۲۸ فروری کو زیر صدارت مکرمہ نصرین اختر صاحبہ جلسہ کیا جس میں عزیزہ راحی کوثر وقف نو۔ شاہین اختر۔ نسیم اختر۔ ماریہ کوثر الفت کوثر۔ نے تقریر کی۔

دھرہ دون، (اتراکھنڈ): بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم مسلم احمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم مبارک احمد ڈار مبلغ سلسلہ، مکرم برکات اللہ صاحب۔ مکرم منیر احمد خان صاحب سرکل انچارج اتراکھنڈ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

راجوری، (جموں): مکرم بابو نثار احمد زونل قاضی کی زیر صدارت صبح دس بجے جلسہ ہوا۔ مکرم عمران احمد صاحب، مکرم الطاف حسین مبلغ سلسلہ، عزیز فرید احمد اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

دھلی: ۲۶ جنوری کو مسجد بیت الہادی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت بعد نماز عصر جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم عبد النور صاحب، مکرم فضل احمد صاحب مکرم نور الامین صاحب، مکرم مرسلین احمد صاحب، مکرم سید عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بھی شرکت کی۔

جمشیدپور جھارکھنڈ): بعد نماز عصر مسجد بیت الہادیٰ میں مکرم جمیل احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم سند الاسلام معلم۔ مکرم معین الحق صاحب مکرم وذرق احمد خان صاحب معلم۔ مکرم غلام احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بدارم (آندھرا): مکرم محمد غوث الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم محمد اکبر صاحب مکرم محمد سلیم صاحب معلم اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ ۵ غیر مسلم عورتوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی رپورٹ مقامی اخبارات دارنہ اور آندھرا جیوتی نے بھی شائع کی۔

اندورہ (کشمیر): بعد نماز عصر مکرم عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم راجہ طارق احمد خان صاحب مکرم نعنیف احمد خان صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ مسجد اور راستہ پر چراغاں بھی کیا گیا۔

عثمان آباد مہاراشٹر: ۲۶ فروری کو بعد نماز ظہر مسجد بیت الغالب میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد العلیم صاحب، مسعود احمد فضل صاحب، عتیق احمد (وقف نو)، عبد الرب استاد صاحب گلبرگہ۔ رافع علیم صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

سورب (کرناٹک): بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم ایم خلیل احمد صاحب نائب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم ایم مسعود احمد صاحب، مکرم رشید احمد صاحب عزیز محسن احمد واسامہ عبد السلام۔ مکرم ایم محمد صاحب۔ مکرم طیب احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ اس روز خاص طور پر نماز تہجد باجماعت اور درس کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ لجنہ نے علیحدہ طور پر بھی جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا۔

مھوبھنڈار (جھارکھنڈ): ۲۸ فروری کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ ناصر الدین صاحب اور فیض احمد خان صاحب معلم نے تقریر کی۔

کیندرا پاڑا (اڑیسہ): مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم ڈاکٹر شمور صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں چھ تقاریر ہوئیں غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ مسجد اور راستہ میں چراغاں کیا گیا۔ جلسہ کی رپورٹ مقامی اخبار نے بھی شائع کی۔ لجنہ اماء اللہ نے بعد نماز ظہر علیحدہ طور پر بھی جلسہ کیا۔

مالیر کوٹلہ (پنجاب): یکم مارچ کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم پیرزادہ محمد اکبر صاحب جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی سید اقبال احمد صاحب معلم۔ مکرم مولوی قیام الدین صاحب مسلم، مکرم نسیم احمد صاحب طاہر سرکل انچارج نے تقاریر کیں۔ جلسہ میں زیر تبلیغ دوستوں کے علاوہ روشن والا، ہرکشن پورہ۔ سنگرور

کے احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔ جلسہ سے قبل نومبائعین کیلئے مجلس سوال و جواب بھی لگائی گئی۔

لدھیانہ (پنجاب) : ۳مارچ کو بمقام ماڈل کالونی زون لدھیانہ میں زیر صدارت مکرم نسیم احمد صاحب طاہر سرکل انچارج دو پہر تین بجے جلسہ ہوا۔ جس میں صدر جلسہ نے تقریر کی۔ قبل ازیں ایک مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔ مائیک کے ذریعہ قرب و جوار کے لوگوں نے بھی جلسہ کی سماعت کی۔

کھارا (پنجاب):۲۸فروری کو بمقام کھارا دو نشستوں میں جلسہ ہوا۔ پہلی نشست کی صدارت مکرم طوطا خان صاحب صدر جماعت کھارا نے کی۔ جس میں مکرم مولوی شیراز احمد صاحب، مکرم مولوی عبد الحق صاحب، مکرم مولوی وسیم احمد صاحب، مکرم مولوی سید امتیاز علی صاحب، مکرم مولوی صداقت حسین صاحب، مکرم مولوی نسیم طاہر صاحب، مکرم مولوی صداقت حسین صاحب نے تقریر کی۔ دوسری نشست زیر صدارت مکرم بوٹا خان صاحب صدر جماعت برنالہ گاؤں منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مولوی محمد خان صاحب مکرم مولوی شاہد احمد صاحب، مکرم مولوی نسیم طاہر صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ میں مضافات کی ۱۸ جماعتوں سے احباب جماعت شامل ہوئے۔

کشن گڑھ ۔ لجنہ اماء اللہ (راجستھان):۲۲جنوری کو لجنہ ہال کشن گڑھ میں لجنہ و ناصرات نے مشترکہ طور پر زیر صدارت مکرمہ سلمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ جلسہ کیا جس میں تلاوت عہد نظم خوانی کے بعد مکرمہ رضوانہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ، عزیزہ پروین انجم نے تقریر کی۔ اس موقع پر مجلس سوال و جواب میں مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ نے حاضرین کے سوالات کے جواب بھی دئے۔

مقتدی پور (اڑیسہ) : زیر صدارت مکرم تبارک خان صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم سبحان خان صاحب مکرم رسول خان صاحب قائد مجلس مکرم عصمت خان صاحب مکرم غلام حیدر خان صاحب معلم اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ مکرمہ مطاہرہ بی بی صاحبہ کی زیر صدارت بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا جس میں مکرمہ روجیدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سلطانہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ آصمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے تقریر کی۔

وڈمان (آندھرا) :بعد نماز مغرب مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم محمد عثمان صاحب مکرم محمد فضل احمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ صبح نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ صبح درس القرآن کے علاوہ احباب نے اجتماعی طور پر تلاوت کی۔

شورت (کشمیر): ۲۸ فروری کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم ماسٹر عبد الغنی صاحب ڈار، مکرم ارشاد احمد صاحب راتھر، مکرم مولوی شیخ طارق احمد معلم۔ مکرم عاطف احمد صاحب پڈر، مکرم مولوی عبد الرشید ضیاء، مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب انور آف ناصر آباد۔ اور مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم حسن صاحب ڈار۔ مکرم عبد العزیز صاحب ڈار۔ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ میں غیر از جماعت نوجوان بھی شامل ہوئے۔

سلباڑی گھاٹ (آسام):بعد نماز عشاء احمدیہ سکول کے صحن میں مکرم مفسر علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الرزاق صاحب معلم، مکرم از اول صاحب استاد و قائد مجلس، مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب نے تقریر کی غیر از جماعت دوست بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

سورو اڑیسہ:مکرم ایوب خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت بعد نماز عشاء رادھاناتھ گراؤنڈ میں جلسہ ہوا۔ جس میں عزیز ابو طالب، عزیزہ حسین نفیسہ فرح۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب آف کیرنگ۔ ایک مقامی ہندو دوست مکرم مہے شور پٹنائک صاحب۔ مکرم ماسٹر شیخ مشتاق احمد صاحب۔ مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب۔ مکرم مولوی شرافت خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ جلسہ میں غیر مسلم و غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ مسجد اور راستہ پر چراغاں کیا گیا۔

بھارت کی جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد

بفضلہ تعالیٰ امسال بھی بھارت کی جماعتوں و ذیلی تنظیموں نے جماعتی روایات کے مطابق ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا، جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور متن، حضورؓ کی سیرۃ و سوانح اور کارہائے نمایاں پر مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسوں میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم سے جلسوں کا آغاز اور دُعا کے ساتھ اختتام ہوا۔ دوران جلسہ بھی نظمیں اور ترانے پڑھے گئے۔ اکثر جگہوں میں اس موقعہ پر چائے اور شیرینی بھی تقسیم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب حصہ لینے والوں اور شرکت کرنے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ ان موصولہ خوش کن تفصیلی رپورٹوں کو نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

بانوچھاپر (بھار):مکرم ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم شیخ عامر علی صاحب معلم اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بتیا (بھار) : زجنین چوک بتیا بہار میں ۲۰ فروری کو جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

کالابن (جموں) : ۲۱فروری کو زیر صدارت مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم وسیم احمد صاحب خان، مکرم ایاز رشید صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

یاری پورہ (کشمیر): مجلس اطفال الاحمدیہ یاری پورہ نے ۲۱فروری کو مکرم مولوی ایاز رشید صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں تلاوت نظم اور عہد کے بعد عزیز آفاق نثار، عزیز میر صباح الدین صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

سورب (کرناٹک) :مکرم ایم خلیل احمد صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت مسجد میں جلسہ ہوا جس میں مکرم ایم محمد صاحب۔ مکرم مسعود احمد صاحب مکرم طیب احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ صبح با جماعت نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔ لجنہ اماء اللہ نے علیحدہ طور پر بھی جلسہ کیا۔

کانپور (یوپی) لجنہ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ نائب صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ، مکرمہ شائستہ پروین صاحبہ، مکرمہ ہمانا سید صاحبہ۔ مکرمہ عافیہ رئیس صاحبہ۔ مکرمہ سیما انور صاحبہ۔ مکرمہ شاہدہ یاسمین صاحبہ نے مضامین پڑھے۔ ناصرات الاحمدیہ نے مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں تین مضامین اور پانچ نظمیں پڑھی گئیں۔

جڑچرلہ (آندھرا) :۲۱فروری کو ساڑھے گیارہ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم بشیر احمد صاحب یعقوب مبلغ سلسلہ، مکرم محمد ذاکر احمد صاحب اور مکرم سعادت احمد صاحب قائد مجلس نے تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے متن پیشگوئی زبانی سنا کر پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دیئے۔ جلسہ کے اختتام پر خدام و اطفال کا کلو جمیعاً کا پروگرام ہوا۔

پالگھاٹ (کیرلہ):۲۸فروری کو جماعت احمدیہ پالگھاٹ نے جلسہ منعقد کیا جس میں مکرم ایم تاج الدین صاحب، مکرم ٹی محمد منزل صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم شمس الدین صاحب، مکرم لیاقت علی صاحب نے تقریر کی۔

خانپور ملکی (بھار) : مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں کرم مبین اختر صاحب، زونل قائد۔ مکرم بشارت احمد صاحب امروہی مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ کی تقریر کے علاوہ بعض انصار خدام اطفال نے بھی مضامین پڑھے۔

چنتہ کنٹہ (آندھرا):بعد نماز عشاء مسجد فضل عمر میں مکرم محمود احمد صاحب بابو قائمقام صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم امیر احمد صاحب۔ مکرم زین العابدین صاحب معلم۔ مکرم نصیر احمد صاحب خادم، اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اس روز با جماعت نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔

زیرہ (پنجاب): ۲۱فروری کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد اقبال نائک صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔ جس میں غیر از جماعت احباب کے سوالوں کے جواب دئے گئے۔

حیدر آباد (خدام الاحمدیہ):۲۸فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک خصوصی پروگرام زیر صدارت مکرم عارف احمد قریشی امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ نے افتتاحی تقریر کی۔ پروگرام کے مطابق حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں ایک ڈاکومنٹری پیش کی گئی جس میں ۲ ٹیموں نے حصہ لیا۔ یہ پروگرام اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ آخر میں صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔

بونڈی (راجستھان):۲۲فروری کو مکرم محمد علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم رفیق الاسلام صاحب معلم، مکرم عبد القدوس صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

اٹارسی (ایم پی):بعد نماز عشاء مکرم تفضّل حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا ۔جس میں مکرم عبد الحفیظ صاحب، مکرم مولوی حمد احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

پرسونی (نیپال):مکرم یونس احمد صاحب نیشنل صدر کی زیر صدارت بعد نماز ظہر و عصر جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم ثمین احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم امام حسین صاحب اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

پونچھ زون:۲۶فروری کو ۱۱ بجے مکرم چوہدری شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ پونچھ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم فضل الدین صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب نیئر مبلغ سلسلہ۔ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ شیندرہ، درہ، دلیاں و چلاس کے احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔

بھبھر گلی:مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم محمد یٰسین صاحب معلم سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

کوگنور (کرناٹک): مکرم چمن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ بعد نماز عشاء ہوا جس میں مکرم افتخار احمد صاحب معلم، مکرم داول صاحب قائد مجلس اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

صوبہ ہریانہ کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔

بوڑھیا کھیڑا۔ رتن گڑھ۔ سمین۔ ٹوہانہ۔ دھارسل۔ کرڈان۔ دنود۔ بھیوانی۔ شدھی واس۔ کلنگہ۔ سانوڑ۔ دادری۔ پانڈوان۔ ڈومرخان۔ نروانہ۔ لون۔ کالون۔ جڈولہ۔ اسماعیل آباد۔ رمانہ۔ کھرودی۔ پیڈل۔ پرڈانہ۔ اسرانہ۔ رسوئی۔ نولتھہ۔ اُگرکھیڑی۔ تیوڑی۔ جیند۔ پانی پت۔ مسعود پور۔ ہانسی۔ بھاٹلہ۔ حصار۔ گرائے۔ کھیڈر۔ حسن گڑھ۔ بٹھمڑہ۔ دوبلدن۔ بالند۔ چھارا۔ یمنا نگر۔ ناندل۔ ٹٹولی۔ کروتھہ۔ لکھن ماجرہ۔ کرنال۔ ہتھلانہ۔ سالون۔ باس۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام
دارالصناعۃ، نرسری ''بستان احمد'' اور مجلس کی آفیشل ویب سائٹ کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو بتاریخ ۲۳ مارچ ۲۰۱۰ء یوم مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت روز ایک خصوصی تقریب منعقد کرنے کی توفیق نصیب ہوئی جس میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے قائم کردہ ادارہ دارالصناعۃ، تزئین کمیٹی قادیان کی جانب سے قائم کردہ نرسری ''بستان احمد'' اور مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آفیشل ویب سائٹ کا افتتاح کیا گیا۔ الحمدللہ علی ذالک۔ قادیان دارالامان میں تزئین کمیٹی کی جانب سے بمقام دارالسلام کوٹھی ایک نرسری قائم کی گئی ہے۔ اس نرسری کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بستان احمد'' کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ مورخہ ۲۳ مارچ کی شام ساڑھے چھ بجے محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس کا افتتاح فرمایا اور اس نرسری کا معائنہ فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور ارشادات کی تعمیل میں قادیان دارالامان میں نوجوانوں کو مختلف صنعت و حرفت کے کام سکھانے کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے ادارہ ''دارالصناعۃ'' قائم کیا گیا ہے۔ نرسری بستان احمد کے افتتاح کے بعد محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس ادارہ کا افتتاح فرمایا اور کلاس رومز کا معائنہ فرمایا۔ اس ادارے میں ابتدائی طور پر پلمبرنگ، ویلڈنگ، کمپیوٹر ہارڈ ویئر، فیشن ڈیزائننگ، ٹیلرنگ اور ڈرائیونگ جیسے ہنر سکھائے جائیں گے۔ اس کے بعد دارالسلام کوٹھی میں ایک خصوصی تقریب محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں قادیان کے جملہ ناظران کرام، نائب ناظران وافسران صیغہ جات، وکلاء تحریک جدید، ناظمین وقف جدید اور درویشان کرام کو مدعو کیا گیا تھا۔ اسی طرح جناب آر سی چوپڑا صاحب بزنس ایڈوائزر وایکس MSME گورنمنٹ آف پنجاب اس خصوصی تقریب میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تعارفی تقریر کی۔ جس میں نوجوانوں کو کسی نہ کسی ہنر کا ماہر بننے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ بعد ازاں جناب RC چوپڑا صاحب نے جماعت کی رفاہی خدمات کو سراہا۔

موصوف کی تقریر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آفیشل ویب کا اجراء کیا گیا۔ ہندوستان کی مجالس میں رپورٹنگ کے نظام کو منظم کرنے اور اس میں سرعت پیدا کرنے کیلئے اسی طرح مجلس کے سرکلرز اور دیگر اہم خبروں کے تعلق سے ہندوستان بھر کی مجالس کو بروقت مطلع کرنے کیلئے کرناٹک و کیرلہ کے خدام کی ایک ٹیم نے مجلس خدام الاحمدیہ کی آفیشل ویب سائٹ تیار کی ہے۔ جس کا محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد اس ویب سائٹ کا مختصر تعارف پروجیکٹر کے ذریعہ Demonstration کی صورت میں پیش کیا گیا۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد یہ تاریخی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اس خصوصی تقریب میں مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شامل ہوئیں۔ دوران تقریب حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اعلیٰ توقعات کے مطابق ادارہ دارالصناعۃ، نرسری بستان احمد اور مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آفیشل ویب سائٹ سے حتی الوسع مستفید ہونے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام مفت آئی کیمپ کا انعقاد

۲۸ مارچ کو شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام نور ہسپتال قادیان میں فری آئی کیمپ لگایا جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان اور سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل نہایت ہی کامیاب رہا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

کیمپ کے تعلق سے قادیان اور اس کے قرب وجوار میں اشتہارات، پوسٹرز، اور اخبارات کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔ تقریباً چالیس دیہاتوں میں گاڑی کے ذریعہ لاؤڈ سپیکر سے اعلان کروایا گیا۔ افتتاحی تقریب صبح ساڑھے گیارہ بجے نور ہسپتال قادیان میں محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ اس موقعہ پر جناب دنیش پرتاپ سنگھ جب SSP بٹالہ، جناب لکھوندر سنگھ صاحب SMO بٹالہ، شریمتی بلوندر کور صاحبہ صدر بلدیہ قادیان کے علاوہ دیگر سرکاری عہدیداران، ناظران کرام، نائب ناظران وافسران صیغہ جات، درویشان کرام، شہر کے ڈاکٹر صاحبان واخباری نمائندگان تشریف لائے۔ کیمپ میں جناب ڈاکٹر گورتیج پال سنگھ رندھاوا صاحب MS وایم بی بی ایس ماہر چشم اور ان کی ٹیم نے نمایاں خدمات پیش کیں۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت کے بعد محترم حافظ مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے استقبالیہ خطاب فرمایا جس میں موصوف نے خدمت خلق کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے قوم وملک کی خاطر کئے جانے والے رفاہی کاموں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں خدام الاحمدیہ بھارت کے رفاہی کاموں کو سراہا۔ بعد ازاں محترم SSP صاحب بٹالہ نے جماعت احمدیہ کے کاموں کے تعلق سے اپنے نیک تأثرات پیش کئے۔ محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ کے خطاب کے بعد محترم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ اس کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ کیمپ کے ذریعہ قرب وجوار کے ۲۷ دیہات کے ۵۹۶ مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ ہوا اور ڈاکٹر صاحبان کے Prescribtions کے مطابق مجلس کی طرف سے مناسب ادویات مفت دی گئیں۔ ۱۰۸ مریضوں کیلئے آپریشن تجویز کیا گیا۔ جملہ مریضوں اور ساتھ آنے والے مہمانوں کی تواضع کا انتظام بھی کیا گیا۔ (منتظم شعبہ رپورٹنگ فری آئی کیمپ)

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی بابت سال ۲۰۱۰ء

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مرد وخواتین، طلباء وطالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کیلئے ہر سال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کیلئے درج ذیل عنوان مقرر کیا جاتا ہے۔

''اسلام کا پیش کردہ اقتصادی نظام اور اس کے اصول''

Islamic Economic System and its Principles

مقالہ نگار درج ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھیں:

☆...... یہ امر ضروری نہیں ہے کہ صرف وہی احباب جنہوں نے اپنے تعلیمی فیلڈ میں Economics کا مضمون اختیار کیا ہوا ہی یہ مقالہ لکھ سکتے ہیں بلکہ Economics کے بنیادی اصول اور مختلف ممالک میں رائج اقتصادی نظام اور اس کے فوائد ونقصانات کے بارے میں مختلف کتب وانٹرنیٹ سے کافی معلومات حاصل کئے جاسکتے ہیں اور ہر ایک چاہے جس فیلڈ سے بھی اس کا تعلق ہو اس عنوان پر مقالہ لکھ سکتا ہے۔

☆......مقالہ لکھنے سے قبل اقتصادیات کے بنیادی اصول کا گہرائی سے مطالعہ کریں۔

☆......مختلف ممالک میں جو اقتصادی نظام رائج ہے اس بارے میں جانکاری حاصل کریں اور اس کے فوائد ونقصانات کے بارے میں Study کریں۔

☆......قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں اسلام کے قائم کردہ اقتصادی نظام کے بارے میں مطالعہ کے ذریعہ علم حاصل کریں اور حضرت نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین نے عرب کے ممالک میں اسلامی حکومت کے تحت جو عدیم المثال اقتصادی نظام قائم فرمایا ہے اس کو بھی گہرائی سے Study کریں۔

☆......نیز اپنے مضمون میں یہ بھی بیان کرنے کی کوشش کریں کہ عصر حاضر میں اسلامی اقتصادی نظام کس طرح رائج کیا جاسکتا ہے اور اس اسلامی اقتصادی نظام کے قیام پر کیا فوائد حاصل ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں دنیا میں کس قسم کی تبدیلی پیدا ہوگی اور اس کے نتیجہ میں انفرادی سطح پر فیملی سطح پر بزنس اور کمپنی سطح پر صوبائی سطح پر ملکی سطح پر عالمی سطح پر کیا فوائد ہوں گے۔

☆......اس سلسلہ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام نیز الاسلام ویب سائٹ سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل امور کو خاکہ بنا کر اور اس موضوع کے بارے میں اپنی تحقیق کے ذریعہ اپنے مقالہ کو مزین کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شرائط: ☆......مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ (یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو Quote ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے)

☆......مقالہ اردو، انگریزی، اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆......مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 2/3 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر لکھا نہ جائے۔

☆......مقالہ میں سرخ سیاہی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆......اس مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کوئی عمر قید نہیں ہے۔

☆......مقالہ کے حوالہ جات مستند ومکمل ہوں۔ مثلاً کسی کتاب کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام کتاب، صفحہ نمبر، سن اشاعت مقام اشاعت، پبلشر وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔

☆......اخبار اور رسائل کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام اخبار، نمبر شمار و تاریخ، ماہ اشاعت، مقام اشاعت، صفحہ نمبر، کالم نمبر، ایڈیٹر ومضمون نگار کے نام وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔ اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

☆......مقالہ نگار کو نظارت تعلیم میں اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ مقالہ نگار اپنے مقالہ کے ساتھ اپنا کوائف نام، تعلیمی قابلیت وغیرہ ضرور منسلک کرے۔

☆......مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نگار کو از خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆......مقالہ میں اوّل، دوئم اور سوئم آنے والوں کو علی الترتیب 3000 /4000 /5000 روپے نقدی انعام سے نوازا جائے گا۔

☆......مقالہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔ (ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بیرون ممالک مضامین نگار حضرات متوجہ ہوں

ہفت روزہ بدر قادیان میں اشاعت کیلئے مضامین، رپورٹیں، نظمیں، ذاتی اعلانات وغیرہ بھجوانے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نیشنل امیر/مقامی امیر/صدر جماعت کی تصدیق سے بھجوایا کریں۔ (ادارہ بدر)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۳۰ نومبر ۲۰۰۹ء بروز سوموار قبل نماز ظہر وعصر۔ بمقام مسجد فضل لندن مندرجہ ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائیں:

نماز جنازہ حاضر: مکرم جاوید اقبال صاحب (آف ریڈ برج۔ یوکے) ۲۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو لمبی بیماری کے بعد ۴۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۸۴ء میں بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: مکرم چوہدری غلام سرور واڑائچ صاحب سابق صدر جماعت قلعہ کالروالا۔ یکم ستمبر ۲۰۰۹ء کو ۶۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے دو مرتبہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور دو مرتبہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت دعا گو، مہمان نواز، منکسر المزاج، خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔

☆......مکرمہ نصرت رحمان بھٹہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب، جرمنی، ۱۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو اپنے میاں کے ساتھ ۱۹ سال نائجیریا میں وقف عارضی کے تحت خدمت کا موقع ملا۔ مشکلات اور تکالیف کو ہمیشہ صبر اور شکر سے برداشت کیا کرتی تھیں۔ نائجیریا میں شوگر اور عارضہ قلب کی بیماری میں مبتلا ہوگئی تھیں لیکن بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نیک اور صاحب رؤیا خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ محبت ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب، سابق امیر ضلع ساہیوال۔ آپ آج کل اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے اور گزشتہ تین دن سے لاپتہ تھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ کے ایک ملازم نے سفر کے دوران آپ کو Shoot کردیا ہے جس سے آپ جانبر نہ ہوسکے اور موقع پر ہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آپ ۲۲ نومبر ۲۰۰۹ کو اپنے ایک ملازم کے ساتھ ساہیوال سے اسلام آباد کیلئے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ جس کے بعد نہ تو ساہیوال سے کسی نے ان کے اسلام آباد پہنچنے کی تصدیق کی اور نہ ہی اسلام آباد سے ان کے گھر والوں نے ان کے ساہیوال سے چلنے کا پتہ کیا۔ ۲۳ نومبر کو ان کے گھر والوں نے ان کے موبائیل پر فون کیا تو موبائیل بند تھا۔ جس شخص کے ساتھ وہ گئے تھے اس نے ساہیوال میں بتایا کہ ان کو اسلام آباد چھوڑ آیا ہوں اور اسلام آباد میں بتایا کہ وہ سرگودھا ائربیس میں کسی کو ملنے کیلئے اتر گئے تھے۔ پولیس نے جب اس ملازم سے تفسیش کی تو اس نے بتایا کہ اس نے مکرم خلیل الرحمٰن صاحب کو قتل کرکے لاش چکوال میں کہیں پھینک دی تھی۔

آپ ایئر فورس کے ریٹائرڈ کمانڈر اور ایک ہر دلعزیز آفیسر تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ رفاعی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے پنجوقتہ نماز کے پابند، پرہیزگار، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم نصیب احمد صاحب قمر آف لاہور کینٹ: ۱۴ جون ۲۰۰۹ء کو ۵۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ تمام چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔ نہایت سادہ اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔ آپ کو مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ڈرائیور کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔

☆......مکرم کرنل (ریٹائرڈ) سید عبدالستار باسط صاحب: ۲۹ اگست ۲۰۰۹ء کو حرکت قلب بند ہونے سے ۷۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ساری زندگی جماعت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد عرصہ ڈیڑھ سال سے خوشاب میں NCL میں ڈسٹرکٹ پراجیکٹ منیجر کے عہدہ پر کام کررہے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، غریبوں کے ہمدرد اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۹ دسمبر ۲۰۰۹ء بروز بدھ قبل نماز ظہر وعصر بمقام مسجد فضل لندن۔ مندرجہ ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائیں:

نماز جنازہ حاضر: مکرم نذیر احمد ملک صاحب ابن مکرم عبدالسبحان ملک صاحب مرحوم۔ لندن ۷ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ گزشتہ ۴۵ سال سے یوکے میں رہائش پذیر تھے۔ نیک مخلص، خوش اخلاق اور جماعت سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: مکرمہ تاج نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب، آف مجوکہ خوشاب، ۲۵ نومبر ۲۰۰۹ء کو ۷۸ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے صدر لجنہ خوشاب کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خوشاب اور ربوہ میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا موقعہ بھی ملا۔ عبادت گزار، دعا گو اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ) اور مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

☆......مکرم شریف احمد پیرکوٹی صاحب آف حافظ آباد، ۲ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں نور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ حافظ آباد میں گزارا جہاں زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ چند سال سے ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے اور نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فہیم احمد خادم صاحب (مربی سلسلہ غانا) اور مکرم نصیر احمد شریف صاحب (معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ) کے والد تھے۔

☆......مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب آف جرمنی ۱۳ نومبر ۲۰۰۹ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیرت مند اور فدائی وجود تھے، نماز، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی بہت پابندی کرتے اور رمضان میں باقاعدہ اعتکاف بھی بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کو حج کرنے اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ایک لمبا عرصہ جماعت Luedenscheid کے صدر رہے۔ وفات کے وقت مقامی جماعت کے سیکرٹری تعلیم اور زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد شاد صاحب۔ جرمنی۔ آپ ۲۷ نومبر ۲۰۰۹ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ شادی سے قبل اپنے گاؤں میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں کراچی میں ۲۱ سال تک احمدی اور غیر احمدی بچوں کو اپنے گھر میں قرآن کریم پڑھانے کا موقعہ ملا۔ جرمنی آنے کے بعد بھی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم چوہدری شریف احمد کاہلوں صاحب آف چک نمبر ۱۱۷ چھو، ضلع شیخوپورہ۔ حال مقیم جرمنی ۱۳۱ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ۳ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب آف مانچسٹر۔ ۲۸ نومبر ۲۰۰۹ء کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے مانچسٹر جماعت میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا اور اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔

☆......مکرم عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی آف کراچی۔ ۴؍مئی ۲۰۰۹ء کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے اور اپنے چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔ جماعت کا درد رکھنے والے نہایت نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

تقریب رخصتانہ

میری بڑی بیٹی عزیزہ نورین عنبر سلمھا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۸ مارچ کو عمل میں آئی۔ اس سلسلہ میں بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم امیر صاحب مقامی نے دعا کرائی بعدہ خاکسار کے مکان میں بھی رخصتی کی دعا ہوئی۔

قبل ازیں عزیزہ کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دسمبر ۲۰۰۸ء میں مسجد احمدیہ دہلی میں عزیز عامر مقبول ابن مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی قادیان کے ہمراہ پڑھا تھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(قاری نواب احمد۔ صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

درخواست دعا

محترمہ کنیشہ بیگم صاحبہ پنکال اڑیسہ سے اپنے تین بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے اور اسی طرح اپنے شوہر کی صحت وسلامتی والی درازی عمر نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(غلام حیدر خان، معلم وقف جدید ارشاد)

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگرکسی صاحب کوکسی وصیت پرکوئی اعتراض ہو تووہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کےاندردفترہذاکومطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20414: مَیں اکبرسلیم ولدمکرم محمودمنگلہ شیری قوم احمدی پیشہ سیلزا یگزیکٹوعمر44 سال پیدائشی احمدی ساکن ریاض ڈاکخانہ ریاض ضلع سعودی عرب صوبہ سعودی عرب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.9.05وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 13.3 سینٹ زمین قیمت اڑھائی لاکھ انڈین یہ پلاٹ کڈیہ تھورضلع کالیکٹ کیرلہ میں واقع ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3100 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے

گواہ :منوراحمدناصر   العبد: اکبرسلیم   گواہ :قمرالدین ماڑاکرا

وصیت نمبر20415: مَیں منیر بیران ولدمکرم کے پی بیرن قوم احمدی پیشہ وولکینسنگ عمر35 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن ملزڈاکخانہ ریاض ضلع ریاض صوبہ سعودی عرب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.05وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد:اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ :نوراحمدبٹ العبد: منیر بیران گواہ :اکبرسلیم

وصیت نمبر20416: مَیں سیداحمدعلی ولدمکرم سیدشوکت علی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.8.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد:اس وقت خاکسارکی کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ-/150 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پر حصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ :خواجہ عطاءالغفار العبد: سیداحمدعلی گواہ :عامراحمدزاہد

وصیت نمبر20417: مَیں عطاءالرحمٰن ولدمکرم شکردین قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپورصوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.8.08وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ-/400روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :نسیم احمدڈار   العبد: عطاءالرحمٰن   گواہ :طارق احمدظفرربانی

وصیت نمبر20418: مَیں دلبرخان ولدمکرم دھنّا خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر26 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کامی فردڈاکخانہ جنڈمنگولی ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.8.08وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ-/3846 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااور اگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ :گلفام احمد العبد: دلبرخان گواہ :عمران خان

وصیت نمبر20419 مَیں حوّا بیگم زوجہ جلال الدین خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر45 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد:حق مہر 3000 روپے۔میرا گزارہ آمدازپنشن ماہانہ-/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ :شمس الحق خان الامۃ: حوابیگم گواہ :شیخ مشیرالدین

وصیت نمبر20420: مَیں شیخ کرشن احمد ولدمکرم شیخ مشتاق احمد قوم احمدی پیشہ عارضی استادعمر29 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پر حصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ : شیخ توفیق العبد: شیخ کرشن احمد گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20421: مَیں شمشیراحمد ولدمکرم بابوجان خان قوم احمدی پیشہ تجارت عمر45 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.12.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک مکان تین کمروں پرمشتمل قیمت ایک لاکھ روپئے۔میرا گزارہ آمدازتجارت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :مقصوداحمد   العبد: شمشیراحمد   گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20422: مَیں شیخ اکرام ولدمکرم شیخ ابراہیم قوم احمدی پیشہ شیخ عمر34 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.08وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد:25 گونٹھ زمین قیمت -/20000 روپے۔میرا گزارہ آمدازتجارت ماہانہ-/1700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ :شمس الحق خان العبد: شیخ اکرام گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20423: مَیں مبرورحسین ولدمکرم مقبول حسین قوم احمدی پیشہ ٹھیکیداری عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ۱۲ ایکڑ زمین اورمکان جس کی قیمت ایک لاکھ ہے چار بھائیوں میں مشترکہ ہے۔میرا گزارہ آمدازٹھیکیداری ماہانہ-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :شمس الحق خان   العبد: مبرورحسین   گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20424: مَیں محمدفضل وحید ولدمکرم محمدفضل الٰہی قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالانوارڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد:اس وقت خاکسارکی کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمدازمزدوری ماہانہ-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پر حصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گا اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ :شیخ مجیب العبد: محمدفضل وحید گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20425: مَیں شیخ شریف ولدمکرم شیخ یونس قوم احمدی پیشہ کھیتی باڑی عمر52 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کھیت چار بھائیوں میں مشترق ہے 10 گونٹھ پرمشتمل ہے جس کی قیمت تین لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمداز جائیداد ماہانہ-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :منوراحمد   العبد: شیخ شریف   گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20426: مَیں شیخ آدم الدین ولدمکرم حاجی شیخ نورالدین قوم احمدی پیشہ تجارت عمر58 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.2.08وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زمین دوایکڑ کاشت والی ۔مکان چار بھائیوں میں قیمت ایک لاکھ۔فکس رقم بچوں کو دی ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمدازتجارت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پر حصہ آمدبشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :منوراحمد   العبد: شیخ آدم الدین   گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20427: مَیں شریف خان ولدمکرم طاہراحمدخان مرحوم قوم احمدی پیشہ ریٹائرڈ عمر59 سال پیدائشی احمدی ساکن محمودآبادکیرنگ ڈاکخانہ خوردہ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیدادمنقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زمین زرعی 27 گونٹھ ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ سرکاری زمین پر رہائش ہے۔ رہائش خانہ کی قیمت ایک لاکھ۔ بینک بیلنس پچاس ہزار۔ میرا گزارہ آمداز ریٹائرمنٹ ماہانہ-/3400روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ : منصورخان العبد: شریف خان گواہ :شیخ مسعوداحمد

وصیت نمبر20428: مَیں شیخ فیروزاحمد ولدمکرم شیخ ضمیرمرحوم قوم احمدی پیشہ ریٹائرڈ عمر64 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.08وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: نوگونٹھ زمین جس پر پکا مکان ہے قیمت پانچ لاکھ۔زمین کی قیمت ایک لاکھ روپے۔ بینک بیلنس چار لاکھ۔میرا گزارہ آمداز ریٹائرمنٹ ماہانہ-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتارہوں گااوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتارہوں گا۔اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔

گواہ :منوراحمد   العبد: شیخ فیروزاحمد   گواہ :شیخ مسعوداحمد

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

مسجد نور (فرینکفرٹ۔ جرمنی) کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر فرینکفرٹ شہر کی مشہور بلڈنگ Roemer کے Ratskeller ہال میں خصوصی تقریب۔ منسٹر آف لاء صوبہ ہیسن، فرینکفرٹ شہر کے میئر کے نمائندہ، ممبر صوبائی اسمبلی، یورپین ممبر آف پارلیمنٹ اور صدر مذہبی کونسل فرینکفرٹ کی تقاریر میں مسجد نور کی پچاسویں سالگرہ پر مبارکباد کے علاوہ جرمنی میں مذہبی آزادی اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور لوگوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے مسجد نور کے کردار پر خراج تحسین۔

> اسلام نے تمام پیشوایان مذاہب کو قابل عزت قرار دے کر امن، رواداری اور ہم آہنگی کی بنیاد ڈالی ہے۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کے تقدس کی حفاظت کریں۔ مسجد نور سے گزشتہ پچاس سالوں میں اس پیغام کی اشاعت ہوتی رہی ہے کہ مساجد محبت، امن، رواداری اور خدائے واحد کی عبادت کا مرکز ہوتی ہیں۔ صرف جرمنی میں ہی نہیں جماعت احمدیہ کی ہزاروں مساجد پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں کسی ایک مسجد سے بھی نہ تو ثابت کیا جاسکتا ہے نہ ہی ایسا کبھی ہوا ہے کہ وہاں سے نفرت پھیلائی گئی ہو یا پھر فساد خواہ معمولی ہو پیدا کیا گیا ہو۔

کسی مذہب کے پیشوا یا مذہبی رسوم کے خلاف بولنا نفرتیں پیدا کرتا ہے۔ اور امن تباہ کرتا ہے۔ معاشرے میں امن کی خاطر ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی طور طریق پر عمل کرنے کی مکمل اجازت ہونی چاہئے۔ اگر حکومتیں مذہب میں دخل اندازی کریں گی تو پھر یہ مداخلت آج کی مہذب دنیا میں ان کے ان وعدوں کی نفی کرے گی کہ وہ سیکولر ہیں اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والی ہیں۔

(قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کی پُر امن تعلیمات کے ذکر پر مشتمل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اثر انگیز، بصیرت افروز خطاب)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

19/دسمبر 2009ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بج کر بیس منٹ پر ''مسجد بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد نور کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر فرینکفرٹ شہر میں خصوصی تقریب۔

جماعت احمدیہ جرمنی نے ''مسجد نور فرینکفرٹ'' کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونے پر فرینکفرٹ شہر کی ایک مشہور بلڈنگ "Roemer" میں ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ جرمنی کی یہ تاریخی یادگار عمارت چھ سو سال پرانی ہے اور Roman Empire کے دور کی یادگار عمارت ہے۔ اس عمارت کے ایک حصہ میں شہر کی کونسل کے دفاتر ہیں۔ اس عمارت میں کئی بڑے ہال ہیں۔ ایک ہال جو "Ratskeller" کہلاتا ہے اس میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بج کر 40 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس تقریب میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل مہمانوں کی ایک بڑی تعداد اس تاریخی عمارت میں پہنچ چکی تھی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کی منتظر تھی۔ ان آنے والے مہمانوں میں:

1.Mr. Jorge-Uwe Hahn- (Justice Minister of Province.)
2. Mr. Athenagoras Ziliaskopoulos (Pastor concil of Religious Committee (Task) of Frankfurt".)
3. Mr. Gerhard Merz. (Vice Chairman of Social Democrate in Province and member of Parliament).
4. Mr.Michael Gahler - (European member of Parliament).
5. Mr. Achim Wenz - (Police minister of Hessen).
6. Mr.Gregor Amann- سابق ممبر پارلیمنٹ
7.Mr. Ulrich Casper- (Member of Parlianment in Hessen.)
Hans-Dieter Burger ٹاؤن کونسلر۔ میئر کے نمائندہ۔

شامل تھے۔ علاوہ ازیں بڑی تعداد میں سیاستدان، ماہرین اقتصادیات، پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، مذاہب کے نمائندے اور پولیس افسران اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حسنات احمد صاحب نے پیش کی اور بعد ازاں جرمن زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ امیر صاحب نے مسجد نور کا تعارف کروایا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں بچیوں کے ایک گروپ نے جرمن زبان میں مسجد نور کے تعلق میں آج کی اس تقریب کے حوالہ سے ایک نظم پیش کی جس کے مضمون کا ایک حصہ یہ تھا کہ: نور کا مطلب روشنی ہے۔ اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ نور وہ روشنی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ بہت خوش قسمت ہے وہ جس نے اس روشنی کو دیکھا۔ یہ نور یہ روشنی آج سے پچاس سال پہلے ہمارے شہر میں آئی۔ یہ پیغام ایک ایسے دل کی آواز ہے جو کبھی نہیں تھکتا۔ اسلام امن اور رحم چاہتا ہے۔ اسلام انصاف اور محبت و پیار کی تعلیم دیتا ہے۔ اس زمانے کے مسیح کے خلیفہ نے اپنا نمائندہ بھیجا تو مسلمانوں نے مل کر یہ اللہ کا گھر بنایا اور اس کا نام 'مسجد نور' اللہ کی روشنی کا گھر رکھا اور یہ عبادت اور دعاؤں کے لئے بہت اعلیٰ جگہ ہے۔

Minister of Law صوبہ Hessen کی تقریر

اس نظم کے بعد Mr.Uwe Hahn منسٹر آف لاء (Law) صوبہ Hessen نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں بہت شکر گزار ہوں کہ مسجد نور کیدۂ ت (Symbols) مسلمانوں کے لئے ضروری ہیں اور ان کی تاریخ کا حصہ بھی ہیں تو ان کو 21ویں صدی کے یورپ میں ویسا ہی رہنا چاہئے اور اگر ان کو مزید خوبصورت نہیں بنا سکتے تو کم از کم ویسا ہی رکھنا چاہئے، بدلنا نہ چاہئے بلکہ مزید ترقی دینی چاہئے۔ موصوف نے کہا مَیں اس شخص کی مدد کروں گا جو اللہ کا گھر بنانا چاہتا ہے اور مَیں اس کو ہر ایک کے لئے کھلا دیکھنا چاہتا ہوں اور مَیں نے دیکھا ہے کہ مساجد ہر ایک کے لئے کھلی ہیں۔

موصوف نے آخر پر کہا مسجد نور کی پچاسویں سالگرہ مبارک ہو۔ آپ کی مدد کا شکریہ۔ امید ہے ہم 60ویں یا 75ویں سالگرہ بھی منائیں گے۔ فرینکفرٹ میں جماعت کے لئے ہر اچھی چیز کا خواہش مند ہوں۔

فرینکفرٹ شہر کے میئر کے نمائندہ کی تقریر

بعد ازاں فرینکفرٹ شہر کے میئر کے نمائندہ R.Karl Heinz Burhmann نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا مَیں آپ کو مسجد نور کی 50 سالہ تقریبات کے موقع پر فرینکفرٹ شہر، مئیر آف فرینکفرٹ اور شہر کی بلدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

Ratskeller یہ جگہ جس کا انتخاب آپ نے اس موقع کے لئے کیا ہے یہ پانچ سو سال پرانا ہے یہ 1405ء میں بنایا گیا اور ہم اس کی 600ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔

مسلمان کافی عرصہ سے ہجرت کر کے جرمنی آ رہے ہیں اور ایک سروے کے مطابق دس فیصد فرینکفرٹ کی آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اور یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ فرینکفرٹ کے کئی علاقوں میں مساجد ہیں۔ فرینکفرٹ کی پہلی اور صوبہ Hessen کی پہلی مسجد اور چند پرانی مساجد میں سے ایک نور مسجد ہے جو کہ جماعت احمدیہ نے 1959ء میں Sachsen Hausen کے علاقہ میں تعمیر کی اور اس وقت یہ ایک بڑا اہم موقع تھا۔

نور مسجد ایک ایسی جگہ ہے جو سب کے لئے ہے جو بھی دلچسپی رکھتا ہے۔ یہاں مہمان نوازی، خندہ پیشانی اور انسانی حقوق، ہر مذہب کی عزت اور مرد و عورت کو برابر درجہ دینے کی جماعت احمدیہ کی بنیادی تعلیمات کو پایا جاتا ہے۔ جو بھی آپ کے پاس آتا ہے وہ دوستانہ رنگ میں اور چائے کی پیالی سے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔

جرمن آئین مذہبی آزادی کا روادار ہے۔ مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بحث اور سوئٹزرلینڈ نے مساجد کے میناروں کی تعمیر کے حوالے سے جو ریفرنڈم کروایا ہے اس نے تو اور بھی جلتی پر تیل کا کام

کیا ہے۔مَیں جانتا ہوں کہ بعض ایسے خوف اور مسائل ہیں جنہیں ہمیں سنجیدگی سے دیکھنا ہوگا۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے آئین کو پکڑ کر رکھیں اور ہر شدت پسند آواز کو ٹھکرا دیں۔

فرینکفرٹ کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو یہ خیالات رکھتے ہوں اور نور مسجد کی جماعت نہ صرف فرینکفرٹ میں بلکہ پورے جرمنی میں مدد کرسکتی ہے۔ آپ نے اپنے ممبرز کو تعمیری کام کرنے والا بنایا ہے۔شہر فرینکفرٹ آپ کی کوششوں کو سراہتا ہے جو آپ نے مسائل کو دور کرنے اور لوگوں کو یکجا کرنے کے لئے کی ہیں ۔مَیں آپ کو مسجد نور کی پچاس سالہ تقریبات پر مبارکباد دیتا ہوں۔

ممبر صوبائی اسمبلی کی تقریر

میئر کے نمائندہ کے ایڈریس کے بعد ممبر صوبائی اسمبلی Gerhard Merz نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ مَیں یہاں صدر SPD جناب Gumbel کے نمائندہ کے طور پر آیا ہوں۔ آپ کو اپنی طرف سے صدر SPD اور SPD ہیسن کی طرف سے مبارکباد دیتا ہوں۔

پچاس سال کسی مذہبی جماعت کے لئے لمبا عرصہ نہیں ہوا کرتا اور پچاس سال کا عرصہ نسبتاً ایک نئی جماعت کے لئے جرمنی میں زیادہ لمبا نہیں ہے۔پس اگر کوئی غلط فہمیاں یا تضاد ہو جائے تو یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔لیکن مجھے یقین ہے کہ صورتحال مستقبل میں بہت بہتر ہو جائے گی جیسا کہ پچھلے سالوں میں بھی بہتر ہوئی ہے۔موصوف نے کہا مذاہب کی علامتوں پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے پس ایسا کوئی بھی ریفرنڈم کہ مساجد میناروں کے بغیر تعمیر ہوں بالکل قابل قبول نہیں ہے۔

بحیثیت غیر مسلم ہمیں وہ پابندیاں مسلمانوں پر نہیں لگانی چاہئیں جو ہم اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے ۔ اسلام میں بھی آراء کی کثرت ہے کیونکہ عیسائیوں کی طرح مسلمانوں میں بھی بہت فرقے اور جماعتیں ہیں لہذا ہمیں چند مسلمانوں کی وجہ سے جو اللہ اور محمد (ﷺ) کے نام پر نفرت پھیلا رہے ہیں سب مسلمانوں کو ذمہ دار نہیں ٹھرانا چاہئے۔ہم عیسائیت کی تاریخ سے جانتے ہیں کہ چند لوگ تھے جنہوں نے اللہ اور مسیح کے نام پر نفرت پھیلائی اور جس طرح انہوں نے اللہ اور مسیح کے نام کا غلط استعمال کیا اسی طرح چند لوگ اللہ اور محمد (ﷺ) کا نام غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

موصوف نے آخر پر کہا کہ میرے جماعت احمدیہ کے ساتھ Giesen میں بہت اچھے تعلقات ہیں وہاں مجھے وہاں قرآن کریم بھی پیش کیا گیا تھا جو کہ میری کتابوں کی الماری میں بائبل کے ساتھ موجود ہے۔

یورپین ممبر پارلیمنٹ کی تقریر

بعد ازاں ممبر یورپین پارلیمنٹ Mr. Michael Gahler نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ مَیں آپ کو مسجد نور کی پچاس سالہ تقریبات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔مَیں آپ کی سوشل خدمات اور رفاہ عامہ کے کاموں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔آپ کے Wiesbaden کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہم نئے سال کی رات کو شہر کی صفائی کریں گے جرمن معاشرہ کے لئے اظہار تشکر کے طور پر کہ انہوں نے ہمیں یہاں رہنے کی جگہ دی ہے۔

موصوف نے کہا آپ لوگ معاشرہ میں مل جل گئے ہیں اور بہت سارے تو اب جرمن ہیں اور دوسروں کے لئے نمونہ ہیں ۔موصوف نے کہا کہ مَیں آج سے دو سال قبل بحیثیت چیف آبزرور الیکشن پاکستان گیا تھا اور ہم نے جو تجاویز پاکستان کے اعتبار سے یورپین پولیٹیکل پالیسی کے لئے تیار کیں ۔ایک تو یہ کہ پاکستان میں ذمہ دار لوگوں سے پوچھا جائے کہ احمدیوں کے ساتھ قانون کیا سلوک کر رہا ہے؟ اور جو مسائل در پیش ہیں ان کا کیا حل ہے۔ کیونکہ جمہوریت کی اصلاح کا جو عمل اس ملک میں ہے اس کا ایک حصہ ہے اور اس کو حل کئے بغیر چھوڑا نہیں جا سکتا۔

موصوف نے آخر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ آج اس اہم تقریب میں شمولیت کا موقع فراہم کیا۔

صدر مذہبی کونسل فرینکفرٹ کی تقریر

صدر مذہبی کونسل فرینکفرٹ Mr. Athagoras Siakopolus بھی ڈائس پر آئے اور اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج جب مَیں یہاں آیا تو مَیں نے بہت سے احمدیوں کے سروں پر ٹوپی دیکھی ۔مَیں شمالی یونان سے ہوں اور وہاں دو ہزار پانچ سو سال پرانے Mosaics ہیں جو یہ ٹوپی پہنتے ہیں اور یہ بات تاریخی طور پر ثابت ہے کہ اسکندر اعظم یہ ٹوپی افغانستان، پاکستان میں لایا تھا اور جو آج تک ہے۔کلچرل اور مذہبی چیزوں کا تبادلہ تاریخ میں بہت پرانا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس طرح اکٹھا رہا جا سکتا ہے۔موصوف نے کہا کہ مذہبی کونسل فرینکفرٹ کی طرف سے ہم آپ کو نور مسجد کے پچاس سال پورے ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں ۔ہمیں خوشی ہے کہ آپ پچاس سال پیچھے تک اپنی موجودگی کو دیکھ سکتے ہیں۔آپ کا 'خدا کا گھر' نہ صرف اندر سے بلکہ باہر سے بھی اسلامی طرز کا ہے اور فرینکفرٹ میں سب سے پرانا ہے۔آپ نے اس اعتبار سے ابتدا کی ہے اور آغاز کیا ہے۔

موصوف نے کہا پچھلے ہفتوں میں اخلاقی طور پر ایک بات پر بحث ہوئی کہ کس حد تک معاشرہ میں مذہب کا کردار ہونا چاہئے۔ مذہبی آزادی کی حد کیا ہے؟ ہماری ایک میٹنگ میں جہاں ہم آپ کے مہمان تھے اور آپ نے بہت عمدہ مہمان نوازی کی اور انتہائی مزیدار کھانا کھلایا جسے بھلایا نہیں جا سکتا ۔آپ نے ہمیں نور مسجد کے پچاس سال پہلے افتتاح کے متعلق بتایا تھا اور ہمیں پتہ چلا ہے کہ ہماری کونسل کے سب سے بڑی عمر کے ممبر جو کہ ہندو کمیونٹی سے ہیں اور ان کا نام Mr.Auora ہے مسجد نور کے افتتاح کے موقع پر آج سے پچاس سال پہلے موجود تھے اور اس وقت بھی مذاہب کے مابین ایک ملاقات ہی تھی جیسا کہ آج کل عموماً ہوتی ہے۔

موصوف نے کہا کہ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے غلط فہمیوں اور خوف کو دور کرنے کے لئے اور انصاف قائم کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے۔فرینکفرٹ شہر میں ہماری کونسل اسی مقصد کے لئے کام کرتی ہے اور ہم خوش ہیں کہ آپ بھی اس میں حصہ لیتے ہیں۔

موصوف نے آخر پر کہا ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ کے بہت فضل آپ پر نازل ہوں اور مجھے امید ہے کہ اگلے پچاس سال میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل آپ کے ساتھ رہیں گے۔مَیں بحیثیت Orthodox عیسائی ہونے کے ایک اور آرتھوڈکس چرچ بنانے جا رہے ہیں یہ گنبد اور صلیب کے نشان کے ساتھ فرینکفرٹ میں بنے گا۔آخر میں مَیں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایداللہ تعالیٰ نے فرمایا

معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی اور فضل نازل کرے۔

سب سے پہلے میں ان مہمان کرام کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو آج یہاں فرینکفرٹ میں ہماری 'نور مسجد' کی پچاس سالہ تقریب میں شامل ہوئے ہیں۔ آپ کا یہاں آنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کھلے ذہن کے مالک لوگ ہیں کیونکہ آپ لوگ اس حقیقت کے باوجود آئے ہیں کہ آج کل سوسائٹی میں اسلام مخالف تحریکات نے زور پکڑا ہوا ہے ۔یہ تحریکات صرف مسلمانوں کے خلاف نہیں ہیں بلکہ خود اسلام کے خلاف بھی ہیں ۔معزز مہمان کرام کی تقاریر نے میرے ان خیالات کو تقویت دی ہے کہ آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں وسیع الذہن لوگ ہیں ۔بہرحال مخالفین اسلام کی یہ تحریکات اسلام کو ایک ایسے مذہب کے طور پر پیش کرتی ہیں جو متشدد ہے بلکہ یہ امر حقیقت سے بالکل متصادم ہے۔جب وہ لوگ جو اسلام سے حقیقی واقفیت نہیں رکھتے ایسی چیزیں سنتے ہیں، جب وہ دہشتگردی، مسلم خودکش حملہ آوروں یا سخت گیر متشدد خیالات کے حامل لوگوں کی خبریں سنتے ہیں تو اسلام کی پہچان ان کے نزدیک ایک ایسے پرتشدد مذہب کے طور پر بن جاتی ہے جو دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے۔اور مسلمان ان کے نزدیک ایک ایسی قوم بن جاتے ہیں جو نفرت کا پرچار کرنے والے ہیں اور اپنے سوا کسی کو قابل اہمیت نہیں گردانتے۔مزید برآں وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ صرف اسلامی تعلیمات ہی ہیں جن سے امن عالم کو خطرہ لاحق ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ جو میرے سامنے یہاں بیٹھے ہیں ان خیالات کے حامل نہیں مگر دنیا میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جو انہیں سچ مانتے ہیں۔ افسوس کہ ان غلط خیالات نے اب کافی قوت پکڑ لی ہے۔اب مَیں آپ کے سامنے ان غلط اوہام میں سے چند کا حقیقی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ازالہ کروں گا۔جس طرح مَیں نے پہلے کہا ہے کہ آپ کا ان الزامات کے باوجود یہاں آنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ یک طرفہ کہانی سننے کی بجائے انصاف کی اصل روح کے مطابق یہ جاننا چاہتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت اسلامی تعلیمات کی کیا تشریح کرتی ہے۔مَیں نے ہمیشہ کہا ہے کہ مَیں اس بات کو تسلیم کرنے سے نہیں شرماتا کہ بعض متشدد مسلمان گروہوں نے دنیا میں ایک فساد برپا کر رکھا ہے تاہم امن کا یہ فقدان زیادہ تر انہیں ممالک میں ہے جہاں یہ فسادی خود بستے ہیں بہ نسبت یورپ یا دنیا کے دوسرے ممالک کے۔اس سے یہ بات خوب واضح ہو جاتی ہے کہ یہ لڑائی کسی مذہب کے خلاف نہیں بلکہ یہ ایک مفاد پرست ٹولہ ہے جو مذہب کے نام پر فساد پھیلاتا ہے اور حملے کرتا ہے۔اگر آپ حالات کا تجزیہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ان مفاد پرست لوگوں نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کی نسبت مسلمانوں کا کئی گنا زیادہ خون بہایا ہے۔غیر مسلم وہی ہیں جنہوں نے اپنی افواج کو بظاہر امن قائم کرنے کی غرض سے ایسے اسلامی ممالک میں بھیجا ہوا ہے۔مَیں اس موقع پر اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ آیا ایسی فوجی مدد صحیح ہے یا نہیں یا پھر یہ کہ مغربی قوتوں کا دہشتگردوں کے مستقبل کے بارہ میں لائحہ عمل درست بھی ہے کہ نہیں۔نہ ہی مَیں فی الوقت پاکستان، افغانستان یا پھر عراق کی جغرافیائی اہمیت کے بارہ میں کہنا چاہتا ہوں۔نہ یہ کہ دہشتگرد ان علاقوں میں تسلط کے درپے کیوں ہیں اور دہشتگردی کے خلاف اس جنگ کا آخری حل کیا ہوگا۔ یہ سب اپنی ذات میں علیحدہ موضوعات ہیں جن پر بات کرنا مَیں اس موقع پر مناسب نہیں سمجھتا۔

مگر بحیثیت احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ کے مَیں آپ لوگوں کے سامنے اسلام کے بارے میں ان غلط فہمیوں کا ازالہ اسلام کی اصل تعلیم کی روشنی میں کرنا چاہتا ہوں اور اسلام کی وہ حقیقی اور خوبصورت شکل پیش کرنا چاہتا ہوں جسے ہم مانتے ہیں ۔اب مَیں قرآن کی بنیاد پر امن عالم کے حوالہ سے چند اسلامی تعلیمات بطور مثال پیش کروں گا۔

اگر مختلف مذاہب کے درمیان پائی جانے والی نفرتوں کی وجہ پر غور کیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ جب یہ لوگ ایک دوسرے کے بانیان مذاہب کا انکار کرتے ہیں، ان پر ٹھٹھا کرتے ہیں تو وہ پھر ان رسم و رواج کی بھی تحقیر کرنے لگ جاتے ہیں جن کا تعلق بالواسطہ ان بانیان مذاہب سے ہوتا ہے۔

آیئے اب ہم دیکھیں کہ اسلام دوسرے مذاہب کے پیغمبروں یا ان کے مذاہب کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔سور آل عمران ایت 85 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تو کہہ دے ہم ایمان لے آئے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم پر اتارا گیا اور اسمٰعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور (اس کی) نسلوں پر اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو نبیوں کو ان کے ربّ کی

طرف سے دیا گیا۔ہم ان میں سے کسی کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم ۔اگر ایک مسلمان اللہ کی اطاعت کا دعویٰ کرتا ہےتو تمام انبیاء پر ایمان رکھنے کا پابند ہے۔اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ اس نے اصلاح انسانیت کی غرض سے تمام قوموں میں انبیاء مبعوث فرمائے ہیں جن میں سے چند ایک کا نام اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے۔پس اس طریق سے اسلام نے تمام پیشوایان مذاہب کو قابل عزت قرار دے کر امن، رواداری اور ہم آہنگی کی بنیاد ڈالی ہے۔

جب ہم اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ جب مکّہ میں شدید مخالفت کی وجہ سے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے تو کفار مکہ نے تب بھی ان کو نہیں چھوڑا اور ان کی مخالفت جاری رکھی۔ انہوں نے حملے کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش کی ۔اس موقع پر پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کو جنگ کی اور اپنے دفاع کی اجازت دی۔

اس کا ذکر قرآن مجید میں سورہ الحج ایت 40-41 میں اس طرح فرمایا ہے۔

’ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے ۔یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں اللہ ہمارا ربّ ہے۔اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں کو بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔اور یقیناً اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اب ذرا غور کریں کہ یہ صرف اسلام کے ہی حقوق نہیں تھے جن کی حفاظت کا ذکر کیا گیا ہے ۔ مسلمانوں کو صرف یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کریں بلکہ مشرکین کے ان گندے ارادوں کے تدارک کا حکم ہے کہ اگر ان کو روکا نہ جاتا تو عین ممکن تھا کہ وہ ظالم اس قدر سرکشی اختیار کر لیتے کہ دیگر مذاہب بھی ان کی زد سے محفوظ نہ رہتے۔مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ تمام دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کے تقدس کی حفاظت کریں۔اور انہیں یہ سکھایا گیا ہے کہ اس حکم کے تحت اگر انہیں دیگر مذاہب کی مدد بھی کرنا پڑے تو وہ ضرور کریں ۔اور اگر وہ نیک نیتی کے ساتھ ایسا کریں گے تو اللہ ان کی مدد کرے گا۔

خدا تعالیٰ نے آغاز سے ہی یہ حکم دیا کہ اگر ظالم کو ظلم سے روکنے کے لئے تمہیں جنگ لڑنا پڑے تو تم اس سے اعراض مت کرنا۔اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔نبی کریم ﷺ کے 313 صحابہ جن کے پاس جنگ کے لئے کافی سامان نہ تھا، وہ اپنے سے تین گنا بڑے دشمن سے جس کے پاس سامان حرب بھی خوب تھا، نہ صرف لڑے بلکہ اسے شکست بھی دی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا سچ کا ساتھ دیتا ہے۔اگر کوئی مسلمان ان تعلیمات کے برخلاف کام کرتا ہے تو وہ اللہ کے حکم کی بھی صریحاً نافرمانی کرتا ہے۔ ان تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے دل سے فیصلہ کریں کہ آیا کیا اسلام کے خلاف واقعی کوئی حقیقی اعتراض بنتا ہے ؟ کیا چند مٹھی بھر مسلمانوں کی ایسی حرکات جو انہوں نے اپنے ذاتی اغراض کو مدنظر رکھ کر کی ہیں، عالم اسلام کو تکلیف دینے کا جواز فراہم کرتی ہیں؟ یقینی طور پر کوئی بھی شریف النفس شخص جو امن علم کی خواہش رکھتا ہے اس کا دل نہیں چاہے گا کہ وہ کسی کے لئے بھی کوئی پریشانی کھڑی کرے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے اور آپ سب بھی جانتے ہیں کہ آج ہم اپنی مسجد ’مسجد نور‘ کی پچاس سالہ تقریب منعقد کر رہے ہیں۔اس مسجد سے گزشتہ پچاس سالوں سے اس پیغام کی اشاعت ہوتی رہی ہے کہ مساجد محبت، امن، رواداری اور خدائے واحد کی عبادت کا مرکز ہوتی ہیں۔

جرمنی میں احمدیہ مسلم جماعت کی مساجد کی تعداد 35 سے 40 تک پہنچ چکی ہے۔آپ ان میں سے کسی ایک مسجد سے بھی کبھی نفرت انگیز آواز یا پکار نہیں سنیں گے یا ان لوگوں کی آواز جو فساد پھیلاتے ہیں۔اگر کوئی آواز بلند ہوتی ہے تو وہ خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلانے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی پکار ہے۔اور یہ صرف جرمنی میں ہی نہیں جماعت احمدیہ کی ہزاروں مساجد پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں کسی ایک مسجد سے بھی نہ تو ثابت کیا جا سکتا ہے نہ ہی ایسا کبھی ہوا ہے کہ وہاں سے نفرت پھیلائی گئی ہو یا پھر فساد خواہ معمولی ہو، پیدا کیا گیا ہو۔

مگر بہت افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ مغرب میں بعض ممالک میں بعض طبقات کی طرف سے ایک سوچ پروان چڑھائی جا رہی ہے کہ تمام مسلمانوں کو بلا امتیاز دہشت گرد گردانا جا رہا ہے۔اور اسلام کو ایک ایسے مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جو دہشتگردی کا درس دیتا ہے۔وقتاً فوقتاً ایسی آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔ اس کی تازہ مثال سوئٹزر لینڈ میں ہونے والا حالیہ ریفرنڈم ہے جس کا ذکر دو معزز مقررین نے بھی کی ہے جس میں مساجد کے میناروں پر پابندی لگائی گئی ہے۔اخبارات کی اطلاع کے مطابق پابندی کے حق میں ووٹ ڈالنے والوں کی اکثریت سوئٹزر لینڈ کی جرمن زبان بولنے والی آبادی تھی۔مَیں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ کس طرح مساجد کی بناوٹ یا شکل بدلنے سے آپ ان لوگوں کے کردار کو بدل سکتے ہیں جو وہاں عبادت کی غرض سے آتے ہیں۔اگر بالفرض ہم یہ مان بھی لیں کہ مساجد نفرت کی ترویج کی جگہیں ہیں تو بھی میناروں پر پابندی سے کیا نفرت کی یہ تعلیم یک لخت رک جائے گی؟ یہ نفرتیں اور کدورتیں اس طریق پر رُکیں گی نہیں بلکہ ایسی پابندیاں مسلمانوں کی اکثریت جو امن پسند ہے اس میں بے چینی پھیلانے کا سبب بنے گی۔ان کے جذبات کو ان اقدام سے مجروح کیا گیا ہے۔ایک طرف تو وہ یعنی مغربی حکومتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ سیکولر ہیں دوسری طرف وہ مذہبی آزادی پر پابندی لگاتی ہیں۔اس طریق سے انہوں نے شدت پسندی کا مقابلہ شدت پسندی سے کرنے کی کوشش کی ہے۔اگر ایسے بے حکمت حل عمل میں لائے جائیں گے تو ان کا ردّعمل اتنا ہی حکمت سے عاری ہوگا۔

احمدیہ مسلم جماعت نے خلافت کے زیر سایہ کبھی بھی غلط انداز سے اپنا ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ہم گالیوں کا جواب دعا سے دیتے ہیں۔بعض مسلم ممالک میں ہماری مساجد پر مینار اور محراب بنانے پر پابندی ہے مگر اس کے باوجود ہم خاموش ہیں تا ہم غیر احمدی مسلمان اس پر جارحانہ ردعمل دکھا سکتے ہیں جیسا کہ ماضی میں ہو چکا ہے۔

پس مَیں آپ سے، جرمنی کے تعلیم یافتہ طبقے سے یہ درخواست کروں گا کہ اپنے ہمسایوں سے اچھی باتیں تو سیکھیں مگر بری باتیں نہیں ۔مساجد کے مینارے تو روشنی پھیلانے کی علامت ہیں جن سے یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور کوئی اس کے علاوہ عبادت کے لائق نہیں۔محمد (ﷺ) اس کے رسول اور بندے ہیں ۔مسجد کی طرف آؤ عبادت کے لئے کیونکہ آپ دنیا میں امن صرف اپنے خالق کے ساتھ، اللہ کے ساتھ تعلق استوار کر کے ہی قائم کر سکتے ہیں اور کامیابی کی طرف آؤ کیونکہ صرف خدا کی عبادت اور دنیا میں امن قائم کر کے ہی کامیابی کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔پس یہ ہے میناروں کا مقصد۔اور اگر کوئی اور آواز اس کے علاوہ اس سے بلند ہوتی ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ ایسے مجرموں کو سزا دے نہ کہ ایسے چند گمراہ افراد کی وجہ سے باقی تمام امن پسند افراد کو سزا میں مبتلا کیا جائے ۔دنیا میں امن اس طرح قائم نہیں کیا جا سکتا۔ یقیناً اس عمل سے نفرت کی ایک دیوار کھڑی کی گئی ہے۔ نفرت کی ان دیواروں کو گرانے کے لئے قرآن مجید ہمیں سکھاتا ہے کہ:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو (المائدہ آیت 9)۔

یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کہ اگر کبھی افراد یا قوموں کے باہمی تعلقات میں کھچاؤ آ جائے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ تم انصاف کے تقاضوں سے پھر جاؤ۔اگر تم انصاف سے پھرو گے تو تم نیکی سے بھی دور ہو جاؤ گے۔اور جو نیکی سے دور ہٹتا ہے اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ایسے شخص کے اعمال خدا کے لئے نہیں ہوتے کیونکہ خدا کہتا ہے اگر تم میرے پاس آنا چاہتے ہو تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق ادا کرو حتی کہ تمہارے دشمن کو بھی تم سے بے جا تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔

ایک اور موقع پر قرآن مجید فرماتا ہے کہ زخم کا بدلہ بھی صرف اسی قدر زخم ہے مگر اگر کوئی معاف کر دے اور یہ معاف کرنا اصلاح کا باعث ہو تو یہی بہتر ہے۔ کیونکہ ایسے معاف کرنے والے کو اجر خدا تعالیٰ خود دیتا ہے ۔یہ ہیں وہ طریق جو اسلام نے ہمیں بتلائے ہیں جن سے معاشرے میں اصلاح ہو سکتی ہے اور جن پر چل کر امن قائم ہو سکتا ہے ۔ہمارے عقائد کے مطابق اسلام کے احیاءِ نو کے لئے اللہ تعالیٰ نے بانیٔ احمدیہ مسلم جماعت کو مبعوث فرمایا ہے جنہوں نے محبت، رواداری اور امن کا درس دیا اور مذہبی انتہا پسندی اور جنگوں کا خاتمہ کیا۔آپ نے ہمیں بتلایا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ عمل اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے کہ کسی کو مشرکوں کے بتوں تک کو برا بھلا نہیں کہنا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مشرک تمہارے خدا کے بارہ میں کوئی غلط بات کہہ دیں اور معاشرے کا امن خراب ہو جائے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ کسی مذہب کے پیشوا یا مذہبی رسوم کے خلاف بولنا نفرتیں پیدا کرتا ہے اور امن تباہ کرتا ہے۔آج دنیا پہلے ہی کئی مسائل میں گھری ہوئی ہے۔معاشی اور سماجی مسائل نے پہلے ہی بہت پریشانیاں کھڑی کی ہوئی ہیں اور یہ حالات بذات خود فساد پیدا کرنے کی جڑ ہیں۔ان مسائل میں مذہب کو ڈالنا ہوشمندانہ فیصلہ نہیں ہے۔جب کہ ہمیں علم بھی ہے کہ بعض لوگ اپنے مذموم مقاصد کے ساتھ ہر وقت فساد کرنے کے مواقع تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

پس اس تقریب کے حوالہ سے مَیں یہ درخواست کروں گا کہ معاشرے میں امن کی خاطر ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔آج کے زمانہ میں دنیا تجارت، میڈیا اور تیز ذرائع آمدورفت کی وجہ سے ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ پس ہر ملک میں تمام مذاہب کو مکمل آزادی ہونی چاہئے بشرطیکہ ملک کا امن متاثر نہ ہو۔کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی طور طریق پر عمل کرنے کی مکمل اجازت ہونی چاہئے۔اگر حکومتیں مذہب میں دخل اندازی کریں گی تو پھر یہ مداخلت آج کی مہذب دنیا میں ان کے ان دعووں کی نفی کرے گی کہ وہ سیکیولر ہیں اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والی ہیں۔

میں اپنی تقریر اب یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک کو اپنے خالق اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی کوش کرنی چاہئے نہ کہ دوسرے انسانوں کے حقوق غصب کئے جائیں۔تا دنیا میں امن قائم ہو۔آخر میں مَیں آپ سب کا جنہوں نے اس تقریب میں شرکت کی اور اپنی فراخدلی ثابت کی، ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا۔ **(باقی آئندہ)**

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 8 April 2010 Issue No. 14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

آج اسلام کی کھوئی ہوئی عزت وعظمت کو جماعت احمدیہ نے قائم کرنا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی عبادات کے اعلیٰ معیار کو قائم کرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو انقلاب دنیا میں آنا ھے وہ کسی تلوار یا دنیوی داؤ پیچ سے نہیں بلکہ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے آنا ھے۔ یہی انقلاب ھے جو دائمی ھے جو کسی سازش کا شکار نہیں ہوگا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۴/اپریل ۲۰۱۰ بمقام مسجد بشارت پیدروآباد سپین

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سپین کا جلسہ سالانہ آج سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ سالانہ دنیا کے ہر اس ملک میں باقاعدگی سے ہو رہا ہے جہاں جماعت کا قیام مضبوط بنیادوں پر ہو چکا ہے۔ اور یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص امتیازی شان کا حامل بن چکا ہے۔ بڑے شوق سے مختلف ممالک کی جماعتیں اس کے انعقاد کی تیاری کرتی ہیں لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا انعقاد ہم کیوں کرتے ہیں؟ گزشتہ تقریباً ۱۲۰ سالوں میں اس کے انعقاد کے تسلسل نے احمدیوں کی اکثریت پر واضح کر دیا ہے کہ ہمارا دو تین دن کیلئے جمع ہونا زمانے کے امام کی اس خواہش کے احترام میں ہے کہ ان کے ماننے والے ایک جگہ جمع ہو کر اللہ اور رسول کی باتیں سن کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں جس کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے۔

فرمایا: احمدیوں کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے بنیاد ہے۔ اور جس بات کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو اس پر عمل اور کوشش بہت بڑھ کر اللہ کے انعاموں کو سمیٹنے والا بناتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی تائیدات ساتھ ہوتی ہیں تو ایک معمولی کوشش بھی کئی سو گنا انعاموں کا وارث بنا دیتی ہے اور یہ تائید افراد کے ساتھ بھی ہے اور من حیث الجماعت جماعت کے ساتھ بھی ہے۔

پس کتنے خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوتے ہیں کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور اسلام کے غلبے کا حصہ بن جائیں۔ جس کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کیلئے مقرر کر چھوڑا ہے۔

فرمایا: پس ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہیں۔ استغفار کرتے رہیں، درود پڑھتے رہیں تاکہ اپنے اندر انقلاب پیدا کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم کو تمام دنیا میں پھیلانے والے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جائیں۔ اگر اس بات کو جلسہ میں شامل ہونے والا ہر جوان، ہر بوڑھا اور ہر مرد عورت سمجھ لے تو آپ دیکھیں گے کہ نہ صرف آپ کو فائدہ ہوگا بلکہ آپ دیکھیں گے کہ آہستہ آہستہ آپ دنیا میں اسلام کو پھیلانے والے بن جائیں گے۔

یاد رکھیں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو انقلاب دنیا میں آنا ہے وہ کسی تلوار یا دنیوی داؤ پیچ سے نہیں بلکہ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے آنا ہے۔ یہی انقلاب ہے جو دائمی ہے جو کسی سازش کا شکار نہیں ہوگا۔

فرمایا: پس آپ لوگ جو چند سو کی تعداد میں یہاں ہیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے۔ آج ہر احمدی کے نمونے نے ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی رفتار متعیّن کرنی ہے۔ کہاں وہ زمانہ تھا کہ ایک شخص خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آیا تھا۔ مکمل مخالفانہ حالات میں اس مجاہدِ احمدیت نے عطر بیچ بیچ کر اپنا گھر بھی چلایا اور اِسلام کی تبلیغ بھی کی۔

فرمایا: یہ ہمارے پہلے مبلغ مکرم کرم الٰہی ظفر تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق وہ زمانہ آیا جب یہ پابندیاں ختم ہوئیں، مبلغین کے آنے کیلئے آسانیاں پیدا ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے خوبصورت مسجد بنانے کی جماعت کو توفیق عطا فرمائی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر کے مالی حالات بھی اچھے ہیں۔ لیکن یہاں کے حالات کی وجہ سے بعض والدین کو اپنے بچوں کی دینی حالت کی فکر ہے اور یہ جائز فکر ہے۔

فرمایا: گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے آنحضرتؐ کی ایک حدیث کے حوالہ سے یہ بتایا تھا کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے اُمت کی غربت و افلاس کی فکر نہیں ہے لیکن اصل فکر یہ لاحق ہے کہ تم دنیاوی آسانیوں میں پڑ کر دوسری قوموں کی طرح ہلاک نہ ہو جاؤ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عربوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ نائجیریا سے جانے والے ایک حاجی نے حج کے موقع پر عربوں کو شراب پیتے دیکھ کر اپنے وطن میں آکر حج کرنے کے باوجود شراب پینی شروع کی حالانکہ قرآن مجید میں اس کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے ایسے تمام لوگوں پر لعنت ڈالی ہے جو شراب بناتے یا پیتے اور پلاتے ہیں۔ پس کس قدر خوف کا مقام ہے......؟ پس جب میں کسی احمدی کو کہتا ہوں کہ کسی ایسی جگہ نوکری نہ کریں تو اس لئے کہ یہ چیز ہلاک کرنے والی ہے۔ ایسی دولت جو ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہو وہ ان کو مبارک ہو۔ لیکن ہمیں تو ایسی پاک اور طیب دولت چاہئے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہو۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو اللہ تعالیٰ نے ایمان کو ثریا ستارے سے لانے کیلئے بھیجا تھا اور آج اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ خلافت کے اس دائمی نظام کو جاری فرمایا ہے تاکہ مومنین کو ایک لڑی میں پرو دے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے تو ترقی کرنی ہے اور کوئی طاقت نہیں جو اس کو روک سکے۔ پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق امام الزمان کی ہم نے بیعت کی ہے اس عہد بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔

فرمایا: آج اسلام کی کھوئی ہوئی عزت وعظمت کو جماعت احمدیہ نے قائم کرنا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی عبادات کے اعلیٰ معیار کو قائم کرے۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اس لئے خدائے تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے۔ اور اپنے پوشیدہ اور مخفی در مخفی اسباب سے اُسے اپنے لئے بنایا ہوا ہے۔ پس جب اِنسان جھوٹی اور نمائشی، عارضی اور رنج پر ختم ہونے والی محبتوں سے الگ ہو جاتا ہے پھر وہ خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے اور طبعاً کوئی بُعد نہیں رہتا اور خدا کی طرف دوڑا چلا آتا ہے۔“

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان فیصل آباد میں تین احمدیوں کی شہادت کا ذکر فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

☆☆☆☆

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)